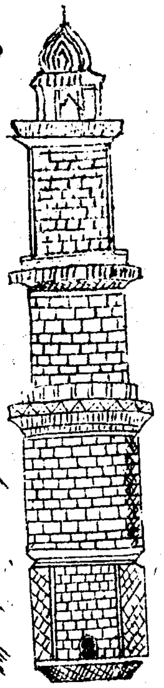
الحکم
دارالامان قادیان



چہ گویم بالو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۱	۱۷- مارچ سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۶- ذالحجہ سنہ ۱۳۱۹ھ یوم دوشنبہ	جلد ۶

فہرست مضامین

عسل مصفیٰ

سلسلہ عالیہ کے متعلق

عیدضحی بہت ہی قریب ہے اور ہم ایک سے زیادہ مرتبہ اپنے ناظرین کو سلسلہ عالیہ کی ضرورتون خصوصاً مدرسہ اور لنگر خانہ کی امداد کے متعلق اس موقع پر لحاظ کرنے کی طرف توجہ دلا چکے ہین +

معمولی ڈونیشن کے علاوہ جو اس تقریب پر احمدی قوم مدرسہ کے دیتی ہے ضروری بات یہ ہے کہ قربانی کی کھالون کا مصرف دارالامان کی ضروریات سے بڑھکر کوئی نہین اس لئے وہ کل روپیہ لنگر خانہ یا مسکین فنڈ کی امداد کے لئے آنا چاہئے مدرسہ کے متعلق ہر قسم کا روپیہ نواب محمد علیخان صاحب ڈائرکٹر مدرسہ رئیس اعظم مالیر کوٹلہ حال قادیان کے نام آنا چاہئے اور لنگر خانہ کے متعلق کل روپیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام.. کے نام

خدا تعالےٰ کا احسان ہے کہ میگزین کا تیسرا نمبر بھی طیار ہوکر ۲۰ مارچ کو انشاءاللہ شائع ہوجائیگا اور اردو میگزین کا پہلا نمبر بھی اسی تاریخ کو شائع

ہونیوالا ہے

بعض استفسارون کے جوابات اور بعض کتابونپر اظہار رائے ہم عدم گنجائش کیوجہ سے نہین لکھ سکے ناظرین گھبرائین نہین اور طلبگار بایہ بسوز حمول پر عمل کرین

مضامین کی کثرت اور اخبار کے حجم کی باوجود ۱۶ صفحہ کلان ہونے کے کمی نے اس سوال کو قابل غور بنا دیا ہے کہ آیا اخبار کا حجم بڑھایا جاوے یا اس کو ہفتہ مین دو مرتبہ کر دینے کی تجویز سوچی جاوے - بہرحال ہم سردست اسپر کوئی رائے پیش نہیں کرتے ناظرین الحکم کی ذاتی راؤن کا اندازہ کرنے کے لئے اس سوال کو قوم کی خدمت مین پیش کر دیا ہے +

حقیقت مین بہت سے ضروری اور اشد ضروری مضامین ہین جو قلت گنجائش کی وجہ سے شائع نہین ہو سکتے مثلاً ظہر اور عصر کی نمازون کے جمع کرنے پر حضرۃ حجۃ اللہ کی ایک لطیف اور حقائق سے لبریز تقریر ہے جو گذشتہ نومبر مین فرمائی تھی اور اب تک پانچ مہینے مین اس کی نوبت نہین آئی - ایسا ہی مردون سے مدد مانگنے کے متعلق ایک سوال کے جواب مین ایک بیش بہا تقریر ہے

مکتوبات حکیم الامۃ

مکتوب نمبر ۳

> ا رے پیارے کیسے پیارے دل
> کے لئے سرور آنکھون کے نور
> اللہ تعالےٰ نے دین سلامت رکھے
> اور تمہاری ترقی مین مجھے خورسند
> اور لوگونکو نفع مند کرے۔ اے
> خدا ایساہی کر۔

دین! تمہارے للہی فقرون اور دین کی باتون پر مجھے جسقدر خوشی ہوئی اور ہوتی ہے ایشیا اور مشرقی خیالات سے قطع نظر کرکے کہتا ہون۔ کوئی کلمہ نہیں ملتا جسمین میرے دلی ولولے کا بیان ہوسکے۔ امتثالاً لحکم جناب الرسول صلے اللہ علیہ وسلم جزاک اللہ تعالےٰ احسن الجزا پر اکتفا کرتا ہون

اللھم علمہ حب

الکتاب وفقہ فے الدین اللہم زدہ حبی علماً وعملاً۔ او خدا ایساہی ہو۔ پیارے راتم کا استحقاق نہ بھولئے۔ غفلت او لاپروائی کے سمندر مین ڈوبا جاتا ہون دعا کرو نجات پاؤن کبھی مین نے بھی آپ کے لئے تمام اماکن اجابت حرمین شریفین مین بہت بہت دعائیں کیں جنکا ثمرہ ایک تو یہی دنیوی معاملات ہین اور دوسرا ثمرہ جنت مین انشاء اللہ تعالےٰ دیکھو گے

پیارے مذہب اسلام بے ریب ایک الٰہی مذہب ہے۔ مین نے یہودیت اور عیسویت مجوسیت آریا دہرم کو بہت کچھ سنا اور وہ آریا قوم کی شاخ ہے۔ سب پر اسلام کو بڑی دلیری سے بے تعصب ترجیح دیتا ہون اور اسلام مین شراب کی حرمت اول تو اس رسول پاک کی زبانی جس کے کہنے سے قرآن شریف کو ہمنے کلام الٰہی مانا۔ ثابت۔ کل مسکر خمر۔ کل مسکر حرام۔ ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام وبحرم تحلیل الخمر قرآن شریف مین تو اس ام الخبائث کی حرمت ایسی بیان ہوئی ہے جس کی حد ہی نہیں

سنئے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ

(ایمان والو شراب اور جوا)

وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ

(بت اور تیر پانسے پلید ہین گندے)

مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ

(شیطانی کام بچو تو)

تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ

(نجات پاؤ شیطان تو یہی چاہتا ہے)

اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ

(تم مین بیر دشمنی ڈالدے)

فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ

(شراب اور جوے سے اور روکے)

ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ

(اللہ کی یاد سے اور نماز سے اب کیا)

اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ

(تم باز آؤگے مانو اللہ کو)

وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا

(اور مانو رسول کو اور ڈرو)

فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰی

(اگر نہ مانو تو جان لو ہمارے)

رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝

(مجرے کا کام کہہ دینا۔)

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ

(کہ ان مین گناہ بڑا اور نفع)

خمر اثم ٹھیرا اور اثم کا حکم ہے

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ

(کہ کبھی اور چھپی بے حیائی)

مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ

(اور اثم)

وَ الْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا

(اور بغاوت اور اللہ سے شرک)

بِاللّٰهِ

خمر اثم کبیر اور اثم چھوٹا بڑا سب حرام۔ وتر ایک اور تین بدون التحیات اوسط اور پانچ ایک تشہد سے اور سات ایک تشہد سے اور نو رکعت جسمین اٹھوین اور نوین مین التحیات ہو۔ سب سنت ہے تراویح تہجد وتراب یہی چیز ہو اسلام اتباع قرآن شریف اور حدیث صحیح ہو اسلام تو یہی ہے فرمان اور فطرتی مذہب ہے۔ پیارے مین نے ان دونون توریت از صحف انبیاء اور انجیل کو بہت دیکھا واللہ العظیم بے اختیار میرے مونہ سے نکلتا تھا

فداك ابی وامی یا رسول اللہ انت خاتم الانبیاء واصفی الاصفیاء وانت متمم مکارم الاخلاق

پیارے دین! افسوس ہم ناشکرون نے قرآن شریف اور حدیث کی قدر نہ کی مولویون کے خیالات پر اڑ گئے۔ کہان مشت خاک اور کہان احکم الحاکمین کا کلام پاک آپکی سچی اور دلی محبت پر مجھے یقین ہے کہ آپ ضرور ایک حصہ ترجمہ قرآن شریف کا پڑھتے ہونگے اور خوب حظ پاتے ہونگے۔ پیارے دین! تذکر کے لئے قرآن شریف نہایت ہی سہل۔ یسرنا القرآن کے سامنے کسی زید وبکر کی بات پر کب وعظ ہوسکتا ہے مسجد مین۔ تو جب شروع ہو آپ کو بیٹھ دینا۔ اسکی طرف رخ کرکے بیٹھنا خدمت بیٹے سے پیش آنا عجز آمیز بااخلاق کلام کرنا بشرطیکہ اسمین تصنع نہ ہو اور استقبال کے لئے اوٹھنا۔ نہایت عمدہ اور پسندیدہ ہے اور احجام کیسے وٹھا بھی لغو تراویح تہجد ایک ہی چیز ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت سے کبھی زیادہ نہیں پڑھی

خاکسار نوردین۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ السلام بخیریت ہین اور عربی رسالہ لکھ رہے ہین عصمت انبیاء پر جو مضمون حصہ لکھ رہے تھے وہ ختم ہوچکا

۲۔ حضرت حکیم الامۃ اور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب بھی بفضلہ تعالےٰ تندرست ہین۔

۳۔ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی کتاب ایات حسین کی تصنیف کے کام مین مصروف ہین۔

۴۔ اس ہفتہ مین ہمارے کرم ومخدوم جناب شاہ نظیر حسین صاحب کوئٹہ سے تشریف لائے ہوئے ہین

کلماتِ طیبات امام الزمان سلمہ الرحمٰن

سلسلہ کے لیے دیکھو نمبر ۹ جلد ۶

امریکہ مین ایک شخص کو مارکر دیکھا کہ آیا مرنے کے بعد شعور باقی رہتا ہے یا نہین۔ اس شخص کو جس پر یہ تجربہ کرنا چاہا کہدیا گیا کہ تم نے آنکھ کے اشارے سے بتادینا۔ مگر جب وہ ہلاک کیا گیا تو کچھ بھی نہ کر سکا کیونکہ یہ ایک سرّ الٰہی ہے جس کی تہ تک کوئی نہین پہونچ سکتا۔ انسان جب حد سے گذرتا ہے تو سرّ کی تلاش کی فکر مین ہوتا ہے۔ مغربی دنیا جو زمینی تحقیقات میں لگی ہوئی ہے وہ ہر فلسفہ مین ادب سے دور نکلجاتی ہے اور انسانی حدود کو چھوڑکر آگے قدم رکھنا چاہتی ہے۔ مگر بیفایدہ

مختصر یہ کہ اللہ تعالےٰ نے ان امور کو جو ایمانیات سے متعلق ہین نہ تو اس قدر چھپایا ہے کہ تکلف کی حد تک پہونچ جائین اور نہ اسقدر ظاہر کیا ہے کہ ایمان ایمان ہی نرہے اور کوئی فایدہ اس پر مترتب نہ ہو سکے۔

باوجود ان ساری باتوں کے آج اسلام کے لیے **خوشی کا دن** ہے کہ مجموعۂ عالم مین کوئی اسکا مقابلہ نہین کرسکتا اور وہ اپنی روشن ہدایتون اور عملی سچائیون کے ساتھ **زندہ نشانات** اور **زندہ برکات** کا ایک زبردست **معجزہ** اپنے ساتھ رکھتا ہے جسکے مقابلہ کی کسی مین **طاقت** نہین!

یہ بات کہ **اسلام** اپنی پاک تعلیم اور اسکے **زندہ نتایج** کے ساتھ اس وقت مجموعۂ عالم مین **ممتاز** ہے نرا دعوی ہی دعوی نہین بلکہ خدا تعالےٰ نے **اپنے بندے** کے ذریعہ اس سچائی کو ثابت کردیا ہے اور کل مذاہب وملل کو **دعوت حق** کرکے **اس نے** بتا دیا ہے کہ فی الحقیقت **اسلام ہی ایک زندہ مذہب** ہے اور جسے ابھی تک شک ہو وہ **میرے پاس** آئے اور ان خوبیون اور **برکات** کو خود مشاہدہ کرے مگر **طالب صادق** بن کر آئے نہ جلد باز معترض ہوکر

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس زمانہ مین دنیا مین ظاہر ہوئے اور خدا تعالےٰ کا جلال اور گم گشتہ **توحید** کو زندہ کرنے کے لیئے آپ مبعوث ہوئے اس زمانہ ہی کی حالت پر اگر کوئی سعادتمند سلیم الفطرۃ غور کن دل لیکر فکر کرے تو اس کو معلوم ہوگا کہ اس زمانہ کی حالت ہی آپ کی سچائی پر ایک روشن دلیل ہے اور دانشمند اس وقت ہی کو دیکھ کر اقرار کرے اور معجزہ بھی طلب نکرے

پادری فنڈر صاحب نے اپنی کتاب میزان الحق مین یہ سوال کیا ہے کہ کیا سبب ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت دعویٰ کیا اور خدا تعالےٰ نے انکو نہ روکا؟ اس سوال کا پھر آپ جواب دیتا ہے کہ اسوقت چونکہ عیسائی بگڑ گئے تھے انکے اخلاق اور اعمال بہت خراب تھے انہون نے سچی راستبازی کا طریق چھوڑ دیا تھا اس لیے اللہ تعالےٰ نے ان کی تنبیہ کے لیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور اسی لیئے آپ کو نہ روکا + اس سے یہ نادان عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا تو اعتراف نہین کرتا بلکہ معترض کی صورت مین اس کو پیش کرتا ہے۔

مین کہتا ہون کہ کیا اسوقت کے حسب حال کسی **مصلح** کی ضرورت تھی یا یہ کہ ایک کا جو ایک ہاتھ کاٹا ہوا ہے تو دوسرا بھی کاٹا جاوے۔ جو بیمار ہے پتھر مار کر مار دیا جاوے کیا یہ خدا تعالےٰ کے رحم کے مناسب حال ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ اسوقت جیسا کہ عیسائی تسلیم کرتے ہین وہ تاریکی کا زمانہ تھا۔ اور دیانند نے اپنی کتاب مین تسلیم کیا ہے اور تاریخ بھی شہادت دیتی ہے کہ ہندوستان مین بت پرستی ہو رہی تھی نہ صرف ہندوستان مین بلکہ کل معمورۂ عالم مین ایک خطرناک تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ جسکا اعتراف ہر قوم اور ملت کے مورخون اور محققون نے کیا ہے اب ایسی حالت مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود بےضرورت نہ تھا بلکہ وہ کل دنیا کے لیئے ایک **رحمت** کا نشان ہے ... نے فرمایا ہے

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

یعنے اے نبی کریم ہم نے تمہین تمام عالم پر رحمت کے لیے بھیجا ہے آپ کو تو کچھ معلوم نہ تھا کہ اسوقت آریہ ورت کی کیا حالت ہے اور کسی خطرناک بت پرستی کے تاریک غار مین گرا ہوا ہے یہانتک کہ انسان کی شرمگاہ تک کی پرستش بھی ان وید کے ماننے والون مین مروج تھی اور نہ آپکو معلوم تھا کہ یروشلم کے عیسایون کا کیا حال ہے وہ کس قسم کی انسان پرستی مین مصروف ہوکر اخلاق اور اعمال صالحہ کی قیود سے نکلکر بالکل تاریک زندگی بسر کر رہے تھے اور نہ آپ کو اس بات کا علم تھا کہ ایران اور مصر مین کیا ہو رہا ہے! غرض آپ تو ایک جنگل مین پیدا ہوئے تھے نہ اس وقت کوئی تاریخ مدون ہوئی تھی جو آپ نے پڑھی ہوتی نہ کسی مدرسہ اور مکتب مین آپ نے تعلیم پائی تھی جو معلومات وسیع ہوتے اور نہ کوئی اور ذرایع لوگون کے حالات معلوم کرنے کے تھے جیسے تار یا اخبار یا ڈاک خانے وغیرہ۔

آپ کو تو دنیا کے بگڑ جانے کی اطلاع صرف خدا تعالےٰ ہی کی طرف سے ملی جب یہ آیت اتری۔ **ظہر الفساد فی البر والبحر** یعنے دریا بھی بگڑ گئے اور جنگل بھی بگڑ گئے دریاؤن سے مراد وہ لوگ ہین جن کو پانی دیا گیا یعنے شریعت اور کتاب اللہ ملی اور جنگل سے مراد وہ ہین جن کو اس سے حصہ نہین ملا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب بھی بگڑ گئے اور مشرک بھی۔ الغرض آپ کا زمانہ ایسا زمانہ تھا کہ دنیا تاریکی میں پھیلی ہوئی تھی اس وقت اللہ تعالےٰ نے آپ کو پیدا کیا تا تاریکی کو دور کرین ایسے پرفتن زمانہ مین کہ چارون طرف فسق وفجور کی ترقی تھی اور شرک اور دہریت کا زور تھا کہ نہ اعتقاد ہی درست تھے اور نہ اعمال صالحہ اور نہ اخلاق ہی باقی رہے تھے، آپ کا پیدا ہونا بجائے خود آپ کی سچائی اور منجانب اللہ ہونے کا ایک زبردست ثبوت ہے کاش کوئی اس پر غور کرے۔ عقلمند اور سلیم الفطرۃ انسان ایسے وقت پر آنے والے مصلح کی ... کو ... دیکھ ...

نہین کرسکتا اور کم از کم اس کو اتنا تو اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ یہ وقت پر آیا ہے۔ وباء طاعون اور ہیضہ کی شدت کے وقت اگر کوئی شخص یہ دعوے کرے کہ مین ان کے علاج کے لیے آیا ہون؟ تو کیا اس قدر تسلیم کرنا نہین پڑے گا کہ یہ شخص ضرورت کے وقت پر آیا ہے؟ بیشک ماننا پڑیگا۔

اسی طرح پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کے لیے پہلی دلیل یہی ہے کہ آپ جس وقت تشریف لائے وہ وقت چاہتا تھا کہ **مردے از غیب برون آید وکارے بکند**۔ اسی کی طرف قرآن کریم نے اس آیت مین اشارہ کیا ہے

بالحق انزلناہ وبالحق نزل

پس یاد رکھو کہ مامور من اللہ کی شناخت کی پہلی دلیل یہی ہوتی ہے کہ اس وقت اور موقع پر نگاہ کی جاوے کہ کیا اسوقت کسی مرد آسمانی کے آنے کی ضرورت بھی ہے یا نہین؟

ایک شخص اگر نہرون کی موجودگی اور متعدد کنوؤن کے ہوتے ہوئے پھر ان مین ہی کنوان لگاتا ہے تو صاف کہنا پڑے گا۔ کہ یہ وقت اور روپیہ کا خون کرتا ہے لیکن اگر وہ کسی ایسے جنگل مین جہان کوئی کنوان نہین ہے کنوان لگاتا ہے تو ماننا پڑیگا کہ اسنے خیر جاری کے لیئے یہ کام کیا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے جسمانی جنگل مین پیدا ہوئے ویسے ہی روحانی جنگل بھی تھا۔ مکہ مین اگر جسمانی اور روحانی نہرین نہ تھین تو دوسرے ملک روحانی نہر کے نہ ہونے کی وجہ سے ہلاک ہوچکے تھے۔ اور زمین مرچکی تھی جیسا کہ قرآن شریف فرماتا ہے۔

اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتہا

یعنے یہ بات تمہین معلوم ہے کہ زمین سب کی سب مرگئی تھی اب خدا تعالے نئے سرے اس کو زندہ کرتا ہے پس یہ زبردست دلیل ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی کہ آپ ایسے وقت مین آئے کہ ساری دنیا عام طور پر بدکاریون اور بد اعتقادیون مین مبتلا ہوچکی تھی اور حق و حقیقت و توحید اور پاکیزگی سے خالی ہوگئی تھی۔

پھر دوسری دلیل آپ کی سچائی کی یہ ہے کہ آپ ایسے وقت من اللہ تعالے کیطرف اٹھائے گئے جب وہ اپنے فرض رسالت کو پورے طور پر ادا کرکے کامیاب اور بامراد ہوچکے۔ حقیقت مین جیسے مامور من اللہ کے لیے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ آیا وہ وقت پر آیا ہے یا نہین؟ یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ وہ کامیاب ہؤا یا نہین؟ اسنے ان بیمارون کو جنکے علاج کے لیے وہ آیا اچھا بھی کیا یا نہین؟ (باقی آیندہ)

ملفوظات احمدیہ

(ڈائری کا اقتباس)

عصمت اور شفاعت

(ایڈیٹر کے اپنے الفاظ مین)

تعجب ہے کہ عیسائی لوگ شفاعت کیلئے **عصمت** کا مسئلہ پیش کرتے ہین کیونکہ ان کے ہان نری عصمت شفاعت کا موجب نہین ہوسکتی بلکہ شفاعت تب ہوسکتی ہے جب کہ شفیع معصوم ہو اور پھر وہ **ابن اللہ** ہو اور پھر صلیب پر لٹکایا جاکر **ملعون** ہو جب تک یہ تثلیث عیسائی مذہب کے عقیدہ کے موافق قائم نہو شفیع نہین ہوسکتا پھر وہ عصمت عصمت ہی کیون پکارتے ہین کیا اگر کوئی معصوم انکے سامنے پیش کیا جاوے یا ثابت کردیا جاوے تو وہ مان لینگے کہ وہ شفیع ہے؟ ہرگز نہین بلکہ عیسائی عقیدہ کیموافق یہ ضروری ہے کہ وہ خدا بھی ہو بلکہ **ابن اللہ** ہو اور وہ مصلوب ہوکر جب تک **ملعون** نہولے ہرگز ہرگز وہ شفیع نہین ہوسکتا پھر ایک اور بات قابل غور ہے کہ جب کہ یسوع خود خدا تھا اور اس لئے وہ علت العلل تھا اور اس نے کل جہانکے گناہ بھی اپنے ذمے لئے پھر وہ معصوم کیونکر ہوا اور گناہون کا تذکرہ ہم چھوڑ دیتے ہین جو یہودی مورخون اور فری تھنکرون (آزاد خیال) نے انکی انجیل سے ثابت کئے ہین لیکن جب اس نے خود گناہ اٹھا لئے اور بوجہ علت العلل ہونے کے سارے گناہون کا کرانیوالا وہی ٹھہرا تو پھر اُسے معصوم قرار دینا... دانشمندی ہے

پھر خدا کا نام **معصوم** نہین کیونکہ معصوم وہ ہے جس کا کوئی دوسرا عاصم ہو خدا کا نام **عاصم** ہے اس لئے جب شفاعت کے لئے ابنیت کی ضرورت ہے اور اس کے لئے بھی مصلوبیت کی **لعنت** ضروری ہے تو یہ سارا تانا بانا ہی بنائے فاسد بر فاسد کا مصداق ہے۔

حقیقی اور سچی بات یہ ہے جو مین نے پہلے بھی بیان کی تھی کہ **شفیع** کے لئے ضروری ہے کہ اول خدا تعالے سے تعلق کامل ہو تاکہ وہ خدا سے **فیض** کو حاصل کرے اور پھر مخلوق سے شدید تعلق ہو تاکہ وہ **فیض** اور خیر جو وہ خدا سے حاصل کرتا ہے مخلوق کو پہنچاوے جب تک یہ دونون تعلق شدید نہ ہون شفیع نہین ہوسکتا۔ پھر اسی مسئلہ پر تیسری بحث قابل غور یہ ہے کہ جب تک نمونے نہ دیکھے جائین کوئی مفید نتیجہ نہین نکل سکتا اور ساری بحثین فرضی ہین مسیح کے نمونہ کو دیکھ لو کہ چند حواریونکو بھی درست نکر سکے ہمیشہ ان کو سست اعتقاد کہتے رہے بلکہ بعض کو شیطان بھی کہا اور انجیل کی روسے کوئی نمونہ کامل ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ بالمقابل ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل نمونہ ہین کہ کیسے روحانی اور جسمانی طور پر انھون نے عذاب الیم سے چھوڑایا اور گناہ کی زندگی سے ان کو نکالا کہ عالم ہی پلٹ دیا ایسا ہی حضرت موسےٰ کی شفاعت سے بھی فائدہ پہونچا۔ عیسائی جو مسیح کو مثیل موسیٰ قرار دیتے ہین تو یہ ثابت نہین کرسکتے کہ موسیٰ کیطرح انھون نے گناہ سے قوم کو بچایا ہو بلکہ ہم دیکھتے ہین کہ مسیح کے بعد قوم کیحالت بہت ہی بگڑ گئی۔ اور اب بھی اگر کسیکو شک ہو تو لنڈن یا یورپ کے دوسرے شہرون مین جاکر دیکھ لے کہ آیا گناہ سے چھڑا دیا ہے یا پھنسا دیا ہے اور یون کہنے کو تو ایک چوہڑا بھی کہہ سکتا ہے کہ بالمیک نے چھوڑایا مگر یہ... نرے دعوے ہی دعوے ہین جن کے ساتھ کوئی واضح ثبوت نہین ہے پس عیسائیونکا یہ کہنا کہ مسیح چھوڑانے کے لیئے آیا تھا ایک خیالی بات ہے جبکہ ہم دیکھتے ہین کہ انکے بعد قوم کی حالت

بہت بگڑگئی اور روحانیت سے بالکل دور جا پڑی ✦

ہاں سچا **شفیع** اور کامل **شفیع** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جنھوں نے قوم کو بت پرستی اور ہر قسم کے فسق وفجور کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے نکال کر اعلیٰ درجہ کی قوم بنادیا اور پھر اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہر زمانہ میں آپ کی پاکیزگی اور صداقت کے ثبوت کے لئے اللہ تعالےٰ نمونہ بھیجدیتا ہے اس کے بعد **استغفا**ر کا مسئلہ بھی قابل غور ہے عیسائیوں نے اپنی جہالت اور نادانی سے اس پاک اصول پر بھی نکتہ چینی کی ہے حالانکہ یہ انسان کی طبعی منزلوں میں سے ایک منزل ہے۔

جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف میں دو نام پیش کئے ہیں **الحی** اور **القیوم** الحی کے معنے ہیں خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنیوالا۔ **القیوم** خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصلی باعث ہر ایک چیز کا ظاہری باطنی قیام اور زندگی انہیں دونوں صفات کے طفیل سے ہے پس **حی** کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کیجائے جیساکہ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں **ایاک نعبد** ہے اور **القیوم** چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے اس کو **ایاک نستعین** کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے ✦

حی کا لفظ عبادت کو اس لئے چاہتا ہے کہ اس نے پیدا کیا اور پھر پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا جیسے مثلاً معمار جس نے عمارت کو بنایا ہے اس کے مر جانے سے عمارت کا کوئی حرج نہیں ہے مگر انسان کو خدا کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے اس لئے ضروری ہوا کہ خدا سے طاقت طلب کرتے رہیں اور یہی **استغفا**ر ہے اصل حقیقت تو استغفار کی یہ ہے پھر اس کو وسیع کر کے ان لوگوں کے لئے کیا گیا کہ جو گناہ کرتے ہیں کہ ان کے برے نتائج سے محفوظ رکھا جاوے لیکن اصل یہ ہے کہ انسانی کمزوریوں سے بچایا جاوے پس جو شخص انسان ہو کر **استغفار** کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ بے ادب دہریہ ہے ✦

خطبہ

جو ۷ر مارچ ۱۹۰۲ء کو حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھا

واذ قلنا ادخلوا ھذہ القریۃ

اور جب ہم نے بنی اسرائیل کو کہا کہ اس گاؤں میں تم داخل ہو جاؤ۔ اور جو چاہو کھاؤ اور جب دروازے کے اندر داخل ہو تو سجدہ کر کے داخل ہونا اور یہ کہنا کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش ہم تیرے فرمانبردار ہیں۔ ہم تمہارے گناہ معاف کر دینگے جو کوئی اسپر کاربند رہا اُسے اچھے اچھے بدلے دینگے مگر بدکاروں نے حرام کاریاں شروع کیں جنکا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر **طاعون** بھیجا اس لئے کہ فسق کرتے تھے ✦

یہ آیتیں سورہ بقرہ کی ہیں اس سورہ میں خدا تعالےٰ نے یہود کے بہت سے معائب بیان کئے ہیں جس نے سادہ ترجمہ بھی قرآن شریف کا پڑھا ہے اُسے خوب معلوم ہے کہ اس سورہ شریفہ میں یہود کے بڑے بڑے عیب خدا تعالےٰ نے ظاہر فرمائے ہیں اس میں کیا سِر ہے یہ کلام الٰہی جو مسلمانوں کے لئے آیا اس میں یہودیوں کی عیب شماری سے کیا غرض تھی؟ وہ تو مرچکے تھے پھر دوبارہ انکا ذکر کرنے سے کیا حاصل؟

اس روشن کتاب میں جو سراسر حکمت اور محکم ہے کوئی بات ایسی نہیں جو اعلیٰ درجہ کی خوبیوں اور فوائد کو اپنے اندر نہ رکھتی ہو یہود کے معایب جو اس کتاب نے بیان کئے ہیں بظاہر اس کتاب کے مقصد اعظم سے ان کا کوئی تعلق نظر نہ آتا ہو لیکن جب ایک آدمی پورے غور اور فکر سے اس کتاب مجید کی ترتیب اور طرز بیان پر نگاہ کرتا ہے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ چونکہ مسلمانوں میں یہود کی سی بداطواریاں اور بداخلاقیاں ایک وقت پیش آنیوالی تھیں اس لئے علیم وحکیم خدا نے قبل از وقت انکے معائب اور اُن کی بدکاریوں

اور متنبہ کر دیا ہے کہ وہ ان سے بچیں یہی وہ سِر اور بھید ہے۔ جیسکے لئے سورۃ الفاتحہ کو پہلے رکھا ہے الحمد للہ سے شروع کر کے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر اسے ختم کیا ہے کل مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ مغضوب سے **یہود** مراد ہیں اور **ضالین** سے نصاریٰ اس لئے اللہ تعالےٰ نے سکھایا ہے کہ تم اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کرو۔ یعنی ان لوگوں کی راہ جنپر بڑے بڑے انعام واکرام ہوئے ہیں اے مولا ہم کو دکھا اور وہی فضل و برکات اور رحمتیں ہمیں بھی عطا فرما۔ اب ایک غور کرنے والا دل سوچ سکتا ہے کہ اگر وہ انعام واکرام خدا تعالےٰ نے آئندہ کسی پر کرنے نہ تھے تو اس دعا کی تعلیم کی ہی کیا ضرورت تھی؟ اس دعا کا سکھایا جانا ہی صاف بتاتا ہے کہ حضرت نوح۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جو انعام کئے ہیں ہم پر بھی انعام کر اس دعا نے بڑی ہی خوشیاں مومنوں اور صادقوں کو عطا کی ہیں اور امیدوں کو بڑھا دیا ہے **مومن** کا دل خوشی سے لبریز ہو جاتا ہے جب وہ اس کے آغاز ہی پر نظر کرتا ہے کہ کسطرح اس کو رب العلمین۔ الرحمٰن۔ الرحیم۔ مالک یوم الدین صفات الٰہیہ سے شروع کیا گیا ہے۔ رحمٰن جو بن مانگے دینیوالا ہے۔ اور رحیم جو مانگنے پر بھی عطا کرنیوالا ہے۔ نعوذ باللہ اگر اس کے پہلے یہ ہوتا کہ خدا کے پاس کچھ نہیں تو فطرت انسانی میں وہ جوش اور اضطراب جو دعا کے لئے ضروری ہے پیدا ہی نہ ہو سکتا ✦

پھر جب الحمد للہ کہتا ہے تو معاً دل میں یہ جوش پیدا ہوتا ہے کہ حضرۃ موسیٰ ومسیح نوح وابراہیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اسی ستائش سے پایا انکی کامیابیوں پر نگاہ کرتے اگر یہی نسبت یہ گمان کرے کہ جو کچھ ملنا تھا انکو مل چکا مجھے کچھ نہیں ملسکتا بڑا بے **ایمان ہے** جو خدا کی نسبت ایک آن کے لئے یہ وہم کرے کہ اس کے پاس نہیں وہ لم یزل اور لایزال خداوند ہے وہ جیسا آدم اور **آنحضرت** صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت خدا تھا ویسا ہی اب بھی ہے جامع صفات ازلی ابدی خدا

طیار ہے یہاں کوئی موسیٰ اور مسیح اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت حاصل کرے ۔ سورۃ فاتحہ مین اولاً اللہ تعالےٰ کی صفات کو بیان فرمایا تاکہ مومن کی امید بڑھے اور دعا کے لئے جوش پیدا ہو اور پہر دعا یہ تعلیم کی کہ منعم علیہم گروہ کی راہ دکہا اور یہودیون اور نصرانیون کی راہ سے بچنے کی دعا تعلیم کی چونکہ سورۃ فاتحہ مین مغضوب قوم یہود کی راہ سے بچنے کی دعا تعلیم کی تہی اس لئے ضروری تہا کہ اس قوم کے معایب سے اطلاع دیتا خطبہ مین اسقدر وقت کی گنجائش نہین کہ اس ترتیب پر مین مفصل آپ کو کچھ سناؤن کیونکہ مختصر طور پر مجہے آپکو اس غضب الٰہی سے ڈرانا ہے جو آج کل طاعون کی صورت مین نمودار ہو رہا ہے جبکہ طاعون مغضوب قوم کا نشان ہے تو ظاہر ہے کہ وہ یہودیت جس کے معایب خدا تعالےٰ نے بیان فرمائے تہے پیدا ہو چلی ہے اور یہ بات اور بہی قوی ہو جاتی ہے جبکہ خدا تعالےٰ کا برگزیدہ اور **معطر مسیح موعود** ہم مین موجود ہے پس توبہ کرو اور دعاؤن سے کام لو کہ خدا تعالےٰ اس سے محفوظ رکھے ۔

خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہودیون پر ہم نے طاعون بہیجی تہی اسکے اسباب مین سے ایک فسق ہی بتایا ہے اور یہ بہی بتایا ہے کہ انکو حکم دیا گیا تہا کہ جب تم اس شہر مین داخل ہو شرارت نکرنا بلکہ فرمانبردار ہو کر رہنا اور اپنے گناہون کی معافی چاہنا مگر ظالمون نے شرارت اور بدکاری اختیار کی نتیجہ یہ ہوا کہ ہلاک ہو گئے ان آیتون مین ہمارے لئے سبق ہے خدا نے فرمایا ہے کہ جب ظالم خدا کے حکم کو بدل دیتا ہے تو اسپر طاعون آتی ہے مین خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ جس کی پاک اور سچی کتاب میرے ہاتھ مین ہے سورۃ بقر کے مندرجہ معائب اسوقت مسلمانون مین پائے جاتے ہین پہر کیا ضروری نہ تہا کہ طاعون نازل ہوتا ۔ اب کس قدر یہ موقع تہا کہ یہ لوگ سمجہتے ۔ اور خدا تعالیٰ کی وصیت کو بدلنے کی سعی نکرتے مگر انہون نے اسے بدل ڈالا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثیل موسیٰ ہونا خدا تعالےٰ کا کما استخلف الذین من قبلہم کہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اماکم منکم فرمانا اور پہر سورۃ **فاتحہ** کی ترتیب مین صاف بتا دینا کہ ساتوین ہزار پر **مسیح موعود آئے گا** اور ضالین کو اس مین سب سے پیچھے رکہنا اور مغضوب کو اس سے پہلے بیان کرنا اور فاتحہ کی سات آیتین رکہنا یہ سب امور صاف بتاتے ہین کہ وہ خدا کا برگزیدہ کسوفت ظاہر ہوگا ۔ وہ وقت وعدہ کے موافق آیا ۔ ساتوان ہزار آگیا جیسے کہ سورہ فاتحہ کی آیتون کی تعداد مین معلوم ہوتا ہے اور قرآن شریف کے دوسرے مقامات مین پایا جاتا ہے چودھوین صدی آگئی جیسا کہ آیت استخلاف اور مثیل موسیٰ والی آیت کی مطابقت سے پایا جاتا ہے ۔

عیسائی مذہب کا فتنہ حد سے بڑھ گیا اب بہی ان کے خیال مین کسی مسیح کی ضرورت نہیں ؟ افسوس اور درد دل ان پر مین تمہین سناتا ہون سنو اور یاد رکھو خدا کا مسیح موعود اپنے وعدہ کے موافق آیا **دنیا نے اس کو قبول نکیا مگر خدا اسے قبول کریگا اور زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا** ۔

اور یہ طاعون اس کے زور آور حملون سے ایک حملہ ہے پس خدا سے ڈرو ۔ اور توبہ کرو اپنی چال چلن مین نمایان تبدیلی کر دو خدا سے صلح کر لو اور دیکہ لو ۔ کہ بلا تمہارے دروازہ پر آ پہونچی ہے ۔

سچی پاکیزگی اور طہارت اختیار کرو ۔ اپنے طرز عمل سے دکہا دو کہ تم خدا کے پاک **مسیح موعود** کی جماعت ہو جو منعم علیہ وجود ہے خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس کی ہی پناہ مین آنے کے لئے سعی کرین ۔

وصیت الحق

اس عنوان کے تحت مین صرف آج کی اشاعت مین ہم چند ضروری باتین درج کرتے ہین جن کا ناظرین الحکم تک پہونچانا ہم اپنا فرض سمجہتے ہین ۔

اول حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت موجودہ دار الامان کو مخاطب کر کے حکم دیا ہے کہ چونکہ طاعون بشدت پھیلتا جاتا ہے اور یہ خدا تعالےٰ کا قہری نشان ہے اس لئے مین چاہتا ہون کہ وہ لوگ جو میرے ساتھ رہتے ہین ذی الحجہ کے پہلے عشرہ مین ضرور ضرور تہجد کے لئے اٹھیں اور پورے خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور اس عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے دعائین مانگین اور اپنی عملی زندگی مین ایک نمایان تبدیلی کر لین اور پھر کسی کو کوئی **مبشر رویا** ہو تو وہ ہمین سناوے اور اگر کوئی مشکوک اور منذر رویا ہو تو ضرورت نہین کہ ہمین سنائے ۔ اپنے طور پر کثرت سے استغفار کرے اگرچہ تہجد کیلئے حضرت حجۃ اللہ کی ہمیشہ ہی سخت تاکید اور آپکی شرائط بیعت مین یہ درج ہے مگر ان ایام عشرہ مین خصوصیت کے ساتھ حضور نے حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر شخص جو اس سلسلہ مین داخل ہے وہ تہجد کے لئے اٹھے اپنے گھر مین عورتون کو بہی تاکید کر دے گو الحکم کی اشاعت تک عید اضحی تک بہت تہوڑا وقت رہ جائیگا لیکن جسقدر بہی کسی کو موقع مل جاویگا اور جو کوئی اس امام کے حکم پر عمل کریگا وہ ثواب مین داخل ہو جائے گا لہذا **احمدی قوم** کو یہ وصیت حق بذریعہ الحکم پہنچا دی جاتی ہے مبارک وہ جو اسپر عمل کرے ۔

دوم - اسی طاعون کی شدت کی وجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ کے ذریعہ حکم دیا ہے کہ وہ بذریعہ اعلان مشتہر کر دین کہ طاعون زدہ مقامات یا متاثر علاقجات کے لوگ عید اضحی پر قادیان آنیکا ہرگز ہرگز ارادہ نکرین اگرچہ ہم الحکم مین اس سے پہلے بہی کئی مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے اس اعلان کو شائع کر چکے ہین مگر مکرر تبلیغ کے لئے اس اعلان کو دوسرے مقام پر درج کرتے ہین اسے غور سے پڑہا جاوے

سوم حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغ تام اور اتمام حجت کی خاطر یہ انتظام فرمایا کہ ۱۴ / مارچ ۱۹۰۲ء کو بروز جمعہ تمام مسلمانان قصبہ قادیان کو مسجد اقصیٰ مین جمع کر کے طاعون کے خطرناک حملے سے ڈرایا جاوے اور انکو **احکام الٰہی** کی تبلیغ کی جاوے کہ وہ اپنی حالت مین اصلاح کرین اور نمازون کی پابندی اور دوسرے نیکی اور خدا ترسی کے کامون مین مصروف ہون اور خدا تعالےٰ کے غضب سے

رقیمۃ الوداد نمبر ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلّیاً

محب مکرم اخونا الاکرم حضرت قاضی سید آل محمد صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ؎

الحمد للہ ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید

وہ یہ ہے کہ مولوی احمد حسن صاحب مدرس مدرسہ عربی امروہہ۔ بعض روسار امروہہ کی بڑی آرزوؤں کے بعد اس میدان مناظرہ مین تشریف لے آئے ہین جس سے امر حق کا ظہور اب سہل و آسان ہوگیا ہے۔ واضح خاطر عاطر ناظرین ہو کہ اندرین ایام بحالت قیام خاکسار کے امروہہ مین جبکہ مولوی سید بدر الحسن صاحب شاگرد مولوی احمد حسن صاحب مدرس پر دربارہ وفات حضرت عیسٰی بن مریم و ابن مریم موعود ہونے حضرت اقدس کے بعد مباحثات کے امر حق واضح ہوگیا اور انہون نے دعاوی حقہ حضرت امام آخر الزمان کو تسلیم کر لیا تو امروہہ مین بڑا شور و غل برپا ہوا اور مولوی بدر الحسن صاحب پر اس امر حق کے واضح ہوجانے سے مدرس صاحب کی جو حالت ہوئی اس کی خبر یا تو اس علیم خبیر کو ہی ہے یا بحکم بل الانسان علٰی نفسہ بصیرۃ کے خود مدرس صاحب جانتے ہونگے ولا ابالی قل موتوا بغیظکم۔ بہر حال جب تک خاکسار امروہہ مین مقیم رہا تخمیناً ایک ماہ تک مدرس صاحب کو واسطے فیصلہ حیات و وفات عیسے بن مریم کے بسبب برپا ہونے اس شور و غل عوام کے اہل حق کی طرف سے مدعو کیا گیا۔ اور اشتہار مناظرہ بھی پہنچا دیا گیا لیکن مدرس صاحب نے عذر بارد عدیم الفرصتی کا پیش فرما کر عاجز کے ساتھ فیصلہ کرنا ہرگز ہرگز نہ چاہا جو بعض ان کے ہم خیالوں کو بھی ناگوار گذرا تھا۔ بلکہ سابق ازین مدت نو دس سال تک جب کسی روسا کے صاحبزادے نے اس بارہ مین بخدمت مدرس صاحب عاجز سے فیصلہ کرانا چاہا تھا تو یہی عذر عدیم الفرصتی کا پیش فرما دیا تھا۔ ہان ایک مرتبہ عاجز کی غیبت مین قاضی سید آل محمد صاحب سے یہ شرط کی تھی کہ مین تم مسئلہ متنازعہ فیہا سمجھا دونگا مگر مولوی محمد احسن موجود نہون۔ وکذا وکذا ولنعم ما قیل ؎

ہیبت حق است این از خلق نیست
ہیبت این مرد صاحب دلق نیست

اب جو خاکسار امروہہ سے قادیان گیا تو خط قاضی سید آل محمد صاحب موسومہ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سے (مد اللہ ظلہ العالے الی مدی الایام اللیالی) معلوم ہوا کہ مدرس صاحب نے میدان خالی پا کر مولوی سید بدر الحسن صاحب اپنے شاگرد کے رو برو جن پر امر حق واضح ہو چکا ہے۔ درپئے اثبات حیات حضرت عیسٰے بن مریم کے ہو کر آیت تکلم الناس فی المھد وکھلا سے اپنے زعم فاسد مین حیات عیسٰے بن مریم پر استدلال کیا اور قول حسن بصری ان عیسٰے لم یمت بھی پیش کیا افسوس کہ کجا آیت تکلم الناس فی المھد وکھلا اور کجا حیات عیسٰے بن مریم اور کجا رفع ان کا بجسدہ العنصری الی السماء اور کجا ان کا نزول کذائی ؎

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

لہذا حسب درخواست قاضی صاحب ممدوح کے جو مندرجہ خط موصولہ ہے اس استدلال باطل کی حقیقت منکشف کیجاتی ہے مدرس صاحب پر ضروری ہے کہ اس میدان مین کھڑے ہونے کی شرم فرما کر اس خط کا جواب ضرور بالضرور قاضی صاحب موصوف کو عنایت فرماوین۔ تصدیقاً ہو یا تکذیباً۔ مع الدلایل۔ ورنہ اب امر حق کے وضوح اور ظہور کے لیے امروہہ مین بھی اب وہ وقت آگیا ہے جو جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا کا مصداق ہے۔ اب کسی سے یہ امر حق مخفی نہ ہو سکیگا بلکہ کالشمس فی نصف النہار ہر اہل بصیرت پر وقتاً فوقتاً روشن ہوتا جاویگا واللہ مخرج ما کنتم [illegible]

مین یہ آیت مبحوث عنہا دو جگہ اس طرح پر وارد ہوئی ہے اول پارہ سوم رکوع ۱۳ مین فرمایا اللہ تعالٰے نے ویکلم الناس فی المھد وکھلا دوسری جگہ پارہ ہفتم رکوع ۴ مین فرمایا اللہ تعالٰے نے اذ ایدتک بروح القدس تکلم الناس فی المھد وکھلا اس آیت سے استدلال مدرس صاحب کا یہ ہے کہ حالت کہولت مین حضرت عیسٰے کا کلام کرنا اس آیت سے ثابت ہوتا ہے اور زمانہ کہولت کا حضرت عیسے کے لیے ابھی تک نہ آیا تھا کہ اس کا رفع ہوگیا۔ پس زمانہ کہولت کا حضرت عیسے کے لیے بعد نزول من السماء کے ہوگا۔ جبکہ وہ سن کہولت یعنی چالیس برس کو پہونچین گے لہذا حضرت عیسٰے کی حیات اس آیت سے ثابت ہوا افسوس صد افسوس باوجودیکہ یہ استدلال باطل مدرس صاحب کا مصداق ہے اس مثل کے جو مشہور ہے کہ ؎ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا۔ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا۔ مگر تاہم مولوی بدر الحسن صاحب نے اس استدلال غت ربود کے ابطال سے محض سکوت اختیار کیا باوجودیکہ حق شاگردی و استادی کا بھی مقتضی اس امر کا تھا کہ اس استدلال کو مدرس صاحب سے بخوبی سمجھتے نہ کہ محض سکوت اختیار کرتے لہذا اب قاضی آل محمد صاحب کیطرف سے اول یہ دریافت کیا جاتا ہے کہ جو صدہا مقربین و صالحین سن کہولت کو پہونچکر اس سن کہولت مین کلام بھی کرتے رہے ہین آپ کے اس استدلال سے لازم آتا ہے کہ وے سب بھی زندہ ہون اور بجسد عنصری آسمان پر مرفوع بھی ہو گئے ہون اور پھر اون کا نزول کذائی بھی ماننا لازم ہو جاوے واللازم باطل فالملزوم مثلہ۔ مدرس صاحب پر اس قدر تو ضرور تھا کہ اولاً حضرت عیسے کا رفع الی السماء قبل التکہل بجسدہ العنصری دلایل مستقلہ یقینیہ سے ثابت کرتے۔ صرف اسی قدر ثابت کر دیتے کہ رفع الی اللہ کا محاورہ جو بل رفعہ اللہ الیہ مین ہے وہ بمعنی رفع الی السماء بجسدہ العنصری کے بھی آیا ہے۔ یا اللہ تعالٰے اور سماء دونو

نزول بجسدہ العنصری کا ثبوت قطعی دیا ہوتا ولا یمکن لہ ابداً ان یثبتہ - بعد اثبات ان ہر دو مقدمات کے کسی قدر گنجایش اس استدلال کی ہو سکتی تھی دونہ خرط القتاد مگر اب تو وہی مثل ہوئی کہ مارے گھٹنا پھوٹے سر - ثانیاً استفسار ہے کہ حضرت عیسیٰ کا کلام کرنا آپ کے زعم کے بموجب صرف دو وقت مین ثابت ہوتا ہے ایک تو حالت مہد مین اور دوسرے بوقت کہولت جس کی تحدید آپ نے چالیس برس سے کی ہے تو کیا آپکے نزدیک حضرت عیسیٰ ابین زمانہ فی المہد اور سن کہولت چالیس برس کے محض گنگ اور بے زبان ہی رہے تھے پھر جس انجیل کا ذکر قرآن مجید مین ہے وہ کلام انجیلی کس وقت کا ہے بینوا توجروا - یہ کیسے متضاد قول ہین کہ یا تو حضرت عیسیٰ خورد سالی ہی مین بولنے لگے تھے معہذا پھر جب سن نوجوانی کو پہونچے تو گونگے ہو گئے پھر بولے تو ایک مدت کے بعد جب سن کہولت کو پہونچینگے اور اس پر مزید لطف یہ ہوا کہ سن کہولت کو تخمیناً دو ہزار برس کے بعد پہونچے وما ہذا الا سفسطۃ محض شاید انہون نے شیخ سعدی کی اس نصیحت پر عمل کیا ہوگا ؎

مزن بے تامل بگفتار دم
نکو گوئی گر دیر گوئی چہ غم

مگر آج کل تو ان کے بولنے کی سخت ضرورت واقع ہے کہ عہدہ مسیح موعود کا ایک دوسرے شخص نے امت محمدیہ مین سے چھین لیا ہے اور دین اسلام مین زندقہ والحاد کو طرح طرح سے شامل کئے دیتا ہے اگر اب بھی نہ بولے تو پھر کب بولین گے شیخ سعدی نے یہ بھی تو فرمایا ہے ؎

دو چیز طیرہ عقل است دم فرو بستن
بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

ثالثاً دریافت طلب یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ان کے حق مین فرماتا ہے اذ ایدتک بروح القدس تکلم الناس فی المہد وکہلا اس تائید روح القدس کا ثمرہ اور نتیجہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ کے لیے کیا خوب حاصل ہوا ہے کہ خورد سالی سے جو گونگے ہوئے تو چالیس برس کی عمر تک بے زبان ہی رہے بلکہ دو ہزار برس تک بے زبان ہی رہے انا للہ وانا الیہ راجعون جناب من ایسی تائید روح القدس سے خدا کے واسطے حضرت عیسیٰ کو معاف فرمایئے تاکہ ان کی نبوت تو ثابت رہے اور یہود ان کے انکار نبوت مین معذور نہ ہون جیسا کہ منشاء قرآن مجید کا ہے ورنہ ابطال انجیل مندرجہ قرآن مجید کا لازم آویگا - بلکہ خود قرآن مجید کا ابطال نعوذ باللہ آپ کے زعم فاسد کے بموجب لازم آیا جاتا ہے سچ ہے نادان کی دوستی جی کا زیان یا نیم ملا خطرہ ایمان - اے ناظرین کجا تائید پر تائید الہی ان کے لیے بروح القدس اور کجا اس قدر مدت دراز تک گنگے اور بے زبانے ؎

اے عجب تو عاشق این ہر دو

رابعاً یہ گذارش ہے کہ حضرت عیسیٰ کے یہ تمام معجزات قولیہ اور خوارق کلامیہ صیغہا متکلم جو قرآن مجید مین مذکور ہین کسوقت کے ہین کما قال تعالیٰ انی قد جئتکم بآیۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کہیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتیٰ باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذالک لایۃ لکم ان کنتم مومنین ومصدقا لما بین یدی من التوراۃ ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم وجئتکم بآیۃ من ربکم فاتقوا اللہ واطیعون ان اللہ ربی وربکم فاعبدوہ ہذا صراط مستقیم وغیر ذالک من الآیات الکثیرۃ التی حکی اللہ تعالیٰ عنہ عیسیٰ - اگر آپ کہیں کہ یہ جملہ اقوال و دعاوی حضرت عیسیٰ نے حالت مہد مین ہی فرمائے ہین تو یہ قول آپ کا خود آپ کی تفاسیر مسلمہ کے خلاف ہے کیونکہ مواہب اور اس کی شرح زرقانی وغیرہ مین لکھا ہے وانما یکون الوصف بالنبوۃ بعد بلوغ الموصوف بہا اربعین سنۃ اذ ہو سن الکمال ولہا تبعث الرسل ومفاد ہذا الحصر شامل لجمیع الانبیاء حتے یحیٰی وعیسیٰ وہو الصحیح کما فی فتح البیان - اور اگر آپ کہین کہ یہ معجزات قولیہ جو مشتمل پیشین گوئیون پر ہین وقت دعوی نبوۃ ہی کے ہین جو سن چہل سالگی ہے تو پھر حضرت عیسیٰ کا سن کہولت کو پہونچ جانا اسی دنیا مین وقت بعثت اولیٰ کے ہی لازم آتا ہے فاین البعثۃ الثانیۃ وانی نزولہ من السماء بجسدہ العنصری -

خامساً - خود آپ کی تفاسیر وغیرہ مین لکھا ہے کہ صحیح یہ مذہب ہے کہ رفع حضرۃ عیسیٰ کا بعمر ۱۲۰ برس کے واقعہ ہوا ہے - اور اس دنیا مین ۱۲۰ برس تک رہے ہین کما فی زاد المعاد للحافظ ابن القیم ما یذکر ان عیسیٰ رفع وہو ابن ثلث وثلثین سنۃ لا یعرف بہ اثر متصل یجب المصیر الیہ قال الشامی وہو کما قال فان ذالک انما یروی عن النصاریٰ والمصرح بہ فی الاحادیث النبویۃ انہ انما رفع وہو ابن ماۃ وعشرین سنۃ ثم قال الزرقانی وقع للحافظ الجلال السیوطی فی تکملۃ تفسیر المحلی

وشرح الثقابہ وغیرہما من کتب الجزم بان عیسے رفع وہو ابن ثلث و ثلثین سنۃ ویمکث بعد نزولہ سبع سنین۔ ومازلت التعجب منہ مع مزید حفظہ واتقانہ وجمعہ للمعقول والمنقول حتی رائیتہ فی مرقاۃ الصعود رجع عن ذالک انتہی ہکذا فی فتح البیان۔ پس بموجب اس قول صحیح کے بھی تکلم حضرت عیسے کا بحالت کہولت اسی دنیا میں واقع ہو چکا لاغیر فاین نزولہ المزعوم۔

سادسا۔ تمام کتب لغات مین تحت معنی کہل کے یہی لکھا ہے کہ الکہل من وخطہ الشیب ورأیت لہ بجالۃ او من جاوز الثلثین او اربعا وثلثین الی احدی وخمسین قطر المحیط۔ مگر کسی لغت عرب کی کتاب مین دو ہزار برس یا زیادہ کا زمانہ کہل کے معنون مین معتبر نہین رکھا گیا اگر کسی کتاب لغت عرب مین لکھا ہو تو نقل فرمایا جاوے۔

سابعا۔ یہ گذارش ہے کہ سوانح کذائیہ حضرت عیسے کے دو حال سے خالی نہین ہوسکتے یا تو اس دو ہزار برس مین بحکم آیت ومن نعمرہ ننکسہ فے الخلق کے حضرت عیسے مین ایسا تغیر اور نکس اونکی خلقت مین آگیا ہوگا کہ تمام قوے جسمانی ان کے اس دو ہزار برس مین محض بیکار اور معطل ہوگئے ہونگے اور اس کہولت کا تو ذکر ہی کیا ہے شیخ فانی کے درجہ سے بھی بڑھکر ترقی معکوس کر گئے ہونگے بلکہ منہ مین دانت تک بھی باقی نرہے ہونگے جنکے ذریعہ سے تکلم کرسکین کیونکہ من نعمرہ ننکسہ فی الخلق کے عموم مین داخل ہین اور یا الآن کما کان کے مصداق بنکر بصفت لایزول ولا یحول متصف ہوگئے ہونگے لاکن بشق اول ان کے نزول ولبثت سے پھر کیا فایدہ ہوگا اور ایسی حالت مین وہ اس دنیا مین آکر کیا کرینگے اور بشق ثانی عیسائیونکا کیا قصور ہے جو ان کو ابن اللہ یا الہ اعتقاد کرتے ہین کیونکہ صفات مختصہ الوہیت یعنی الان کما کان ولایزول ولایحول مین تو وہ آپ کے نزدیک بھی شریک باری تعالے کے ہین خواہ دو ہزار برس تک ہی سہی مع ان الشرک لظلم عظیم وکلا الشقین باطلان بالبداہتہ۔

ثامنا۔ عرض ہے کہ صحیح بخاری سے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ معنی کہل مین صاف لکھا ہے کہ جوان مضبوط کو کہتے ہین۔ وقال مجاہد الکہل الحلیم۔ اور کتب لغات عرب مین معنی حلیم کے غلام بالغ کے ہین اور تفاسیر معتبرہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کما فی تفسیر تبصیر الرحمن۔ تکلم الناس فے المہد وکہلا ای فی اضعف الاحوال واقواہا۔ پس بموجب اصح الکتب بعد کتاب اللہ اور تفاسیر معتبرہ کے بھی معنی مزعوم مدرس صاحب کے باطل ہوگئے فانی نزولہ المزعوم

تاسعاً حسب منشاء آیت کیف نکلم من کان فی المہد صبیا قال انی عبد اللہ آتانی الکتاب وجعلنی نبیا کے جس طرح پر حضرت عیسے کا کلام فی المہد بدعوی نبوت اور ایتاء کتاب واقع ہوا تھا۔ پس حالت کہولت مین یہ دعوے بطریق اولے کچھ زیادت کے ساتھ ہونا ضرور چاہئے اب اگر حسب زعم فاسد آپ کے حضرت عیسے وقت نزول خود یہ دعوئے نبوت وایتاء کتاب انجیل یا تورات کا باستقلال کرین گے کیونکہ یہی ان کا تکلم فی الکہولت ہے تو بہر مہر نبوت حضرت خاتم النبیین صلعم کی نعوذ باللہ ٹوٹ جاویگی ہذا خلف علاوہ یہ کہ یہ دعوی ان کا خود ان کے قول مندرجہ قرآن مجید کے مخالف ہے۔ کما قال تعالے مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ یا نعوذ باللہ آنحضرت صلعم کی نبوت ورسالت ابھی تک واقع نہین ہوئی کیونکہ نہ حضرت عیسے ابھی تک سن کہولت کو پہونچے ہین اور نہ ابھی تک ان کا دعوئے نبوت ورسالت وایتاء کتاب جو تکلم فی الکہولت ہے واقع ہوا ہے آگے رہا کلام فی المہد سو وہ تو لیطو ایک پیشین گوئی کے ہے جو ابھی تک واقع نہین ہوئی فاین المفر۔

عاشر احدیث صحیح مستدرک حاکم اور طبرانی نے اس آیت کی تفسیر واقعی کا قطعی فیصلہ کردیا ہے جسکے مقابل نہ قول کسی مفسر یا تابعی کا حجت ہوسکتا ہے اور نہ کوئی حدیث ضعیف یا مرسل اسکو رد کرسکتی ہے مثل مشہور ہے کہ اذا جاء نہر اللہ بطل نہر معقل وہ حدیث یہ ہے۔ قال رسول اللہ صلعم فی مرضہ الذی توفی فیہ لفاطمۃ ان جبریل کان یعارضنی القرآن فی کل عام مرۃ وانہ عارضنی بالقرآن العام مرتین واخبرنی انہ لم یکن نبی الا عاش نصف الذی قبلہ واخبرنی ان عیسے بن مریم عاش عشرین ومأۃ سنۃ ولا ارانی الا ذاہبا علے راس الستین ورجالہ ثقات ولہ طرق۔ اب یہ تو ہر اہل بصیرت جانتا ہے کہ لفظ عیش عربی مین بمعنی حیات اور زندگی کے آیا ہے جو مقابل موت کے ہے لہذا اس حدیث سے بطور نص کے ثابت ہوا کہ حضرت عیسے بن مریم ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور موت ان کے ایک بیس برس کی عمر مین واقع ہوئی دیکھو جملہ عاش عشرین ومأۃ سنۃ کو جسکا ٹھیک ترجمہ ہے۔ کہ زندہ رہے عیسے بن مریم ایک سو بیس برس تک پس جبکہ عمر حضرت عیسے کی ۱۲۰

بموجب اس حدیث صحیح کے جس کے سب راوی معتمد اور ثقات ہین اور طرق بھی اس کے متعدد ہین ایک سو بیس برس کی ثابت ہوگئی تو زمانہ کہولت بھی اس مین آگیا خواہ معنی کہولت کے کچھ بھی ہووین پس معنی آیت کے ایسے لطیف ہوگئے

کہ اب کوئی خدشہ اور وسوسہ ان مین ہو ہی نہین سکتا بلکہ ایک لطیف پیشین گوئی بھی جو بطور بشارت کے مستنبط ہوتی ہی وہ بھی سن کہولت مین واقع ہوگئی ونعم ماقیل مصرعہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان معنی آیت کے یہ ہوئے کہ اے عیسے مینے تیری تائید روح القدس کے ساتھ کی ہے لہذا تو انسانون سے کلام نبوۃ مہد مین بھی کرتا ہے اور حالت کہولت مین بھی اندرین صورت معنی کہولت کے خواہ بموجب صحیح بخاری کے لئے جاوین یا حسب کتب لغات تسلیم کئے جاوین یا موافق زعم مخالفین کے مانے جاوین ہر حال مین کلام نبوۃ اور رسالت حضرت عیسے کا سن کہولت مین واقع ہو چکا حتی کہ یہ دعوے حالت مہد مین بھی کیا گیا کما قال تعالی

کیف نکلم من کان فی المہد صبیا

قال انی عبد اللہ اتانی الکتاب

جعلنی نبیا اور پیشین گوئی مندرجہ آیت سورہ آل عمران پورے طور پر واقع ہوگئی اور کلمہ **من الصالحین** نے قتل صلیبی مزعوم یہود کو بھی نفی کر دیا کیونکہ بموجب حکم توراۃ کے مقتول بالصلیب صالحین مین سے نہین ہو سکتا بلکہ وہ تو ملعون ہوتا

ہے جو ضد مرفوع ہے۔ اور چونکہ آیت مین لفظ ناس کا بھی موجود ہے وہ بھی رد کر رہا ہے خیال رفع جسمانی حضرت عیسے کو آسمان کی طرف کیونکہ آسمان پر یہ انسان جو تکلم الناس مین مراد ہین خواہ یہود ہون یا غیر یہود بجسد عنصری کہان موجود ہین جن سے وہ کلام کرتے بنی نوع ابو البشر یہود ہون یا نصاری اسی زمین پر ہین کما قال تعالے **فیہا تحیون وفیہا تموتون** مگر اس صورت مزعومہ مخالفین مین یہ لطیف پیشین گوئی ہی غلط ہوئی جاتی ہے **فالایۃ المذکورۃ دلیل لنا لا لکم وتلک عشرۃ کاملۃ**

لابطال المعنی الذی زعمہ المخالف

پس اہل اسلام کے لیے بجز اسکے چارہ نہین ہے کہ واسطے توفیق اور تطبیق نصوص قرانیہ و حدیثیہ کے نزول عیسے بن مریم کا بروزی طور پر مراد لیا جاوے جسپر لفظ منکم بھی ایک دلیل بین ہے **تنبیہ**۔ واضح ہو کہ ہمارا خطاب ان سب مفسرین سے بھی ہے جنہون نے اس آیت سے بموجب اپنے زعم کے حیات اور نزول حضرت عیسے کا قول کیا ہے جیسا کہ تفسیر ابو السعود و تفسیر کبیر و بیضاوی و معالم وغیرہ مین بھی اس قسم کے اقوال رکیکہ لکھے ہین جو کسی طرح پر بمقابل نصوص قرانیہ کے حجت نہین ہو سکتی کیونکہ محل استدلال مین قول کسی مفسر کا مفسرین مین سے حجت شرعی نہین ہو سکتا ہے اور بسبب مخالفت نصوص قطعیہ شرعیہ کے ساقط الاعتبار ہے پس مدرس صاحب پر لازم ہے کہ ایسے

اقوال رکیکہ کو پیش کر کر ہمارے مقابلہ مین نہ آوین جب تک کہ وجوہ عشرہ مطالبات و مواخذات مذکورہ کو اولہ یقینیہ شرعیہ سے رد نہ کرین۔ لے ناظرین یہ تو ہوئی تفسیر دانی۔ مدرس صاحب کی جو تم نے ملاحظہ کی۔ اب اوسکا دعوے علم حدیث بھی ملاحظہ فرمایا جاوے کہ ایسے مسایل معرکۃ الآرا مین جن کا ثبوت ہم نصوص یقینیہ کتاب اللہ اور احادیث اصح الکتب بعد کتاب اللہ سے متعدد رسایل اور کتب مین دے چکے ہین اور اسکا جواب مخالفین سے آج تک بجز سب وشتم کے نہین ہو سکا ان تمام نصوص قطعیہ شرعیہ کے رد و مقابلہ مین آپ یہ قول حسن بصری کا پیش فرماتے ہین کہ **ان عیسے لم یمت** باوجودیکہ قول حسن کے مقابل مین تو قول احسن۔۔ بھی موجود ہے کہ **واللہ ان عیسے قد مات و قد مات** اے مدرس صاحب ایسے اقوال یا احادیث ضعیفہ جو بعض تفاسیر وغیرہ مین لکھے ہین باب اعتقادیات و ایمانیات مین ان کو کیا دخل ہے یہ مسیح موعود تو ایسے ہی اقوال ضعیفہ کے فیصلہ کے لیے حکم ہو کر آیا ہے اگر مسیح موعود ان تمام روایات ضعیفہ و متعارضہ کو جو درباب مہدی و مسیح موعود کتابون مین مندرج ہین ان سب کو قبول کرلے یا اُن سب روایات متخالفہ کا مصداق ہو جاوے تو اول تو یہ غیر ممکن ہے اور ثانیاً صفت حکم ہونے کی جو احادیث صحاح مین اسکے لیے وارد ہوئی ہے بالکل ضائع اور لغو ہوئی جاتی ہے اندرین

سلہ واضح ہو کہ آیت سورہ آل عمران کی بطور پیشین گوئی کے واقع ہوئی ہے جس مین حضرت مریم کو مخاطب کر کر عیسے کی بشارت دیگئی ہے کما قال تعالے اذ قالت الملائکۃ یامریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسے بن مریم وجیہا فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین ویکلم الناس فی المہد وکہلا ومن الصالحین اور آیت سورہ مایدہ مین حضرت عیسے کو مخاطب کر کے بطور وقوع پیشین گوئی کے فرمایا گیا ہے کہ اذ قال اللہ یا عیسے بن مریم اذکر نعمتی علیک وعلے والدتک اذ ایدتک بروح القدس تکلم الناس فی المہد وکہلا۔ چونکہ یہان پر لفظ اذ موجود ہے جو خاص واسطے زمانہ ماضی کے آتا ہے اس لیے تکلم مضارع کے معنے بھی ماضی کے ہوگئے ہین اور مضارع بمعنی ماضی کے قران مجید مین صدہا مقام پر آیا ہے۔ کما قال تعالے۔ ان مثل عیسے عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون یہان پر بھی لفظ فیکون مضارع بمعنی ماضی کے ہی ہے۔ لاغیر منہ

صورت وہ حکم کیونکر ہو سکتا ہے دیکھو حضرۃ عیسے بن مریم کے باب مین جو علماء احبار یہود گمراہ ہوگئے ان کو بھی ٹھوکر لگی تھی اور جو اہل کتاب آنحضرت صلعم کے منکر رہے وہ بھی یہی چاہتے تھے کہ تمام رطب و یابس مندرجہ روایات اور مجموعہ ان کے خیالات کا حضرت صلعم پر صادق آجاوے مگر یہ تو ہرگز واقع نہوا جسکے عدم وقوع کے سبب وہ منکر ہی رہے پس بجز اس کے چارہ نہین کہ روایات مخالف کتاب اللہ اور سنت صحیحہ کے ہین یہ حکم موعود ان سب کو رد رد کر دیوے ورنہ آپ ہی فرماوین کہ آپکا مسیح منتظر جو آویگا وہ بھی حکم ہوگا یا نہین بشق اول ہمان آش در کاسہ موجود ہے یعنی آپ کو اس کی بھی تکذیب کرنی پڑے گی اور بشق ثانی باوجود انتفاء صفت مختصہ حکم ہونے کے جو خاص اصح الصحاح سے ثابت ہے وہ منتظر مسیح موعود کیونکر ہو سکتا ہے۔ بینوا توجروا۔ کیا آپ ایسے ہی اقوال رکیکہ یا احادیث ضعیفہ مخالفہ نصوص قطعیہ شرعیہ کی بنا پر مباہلہ کرنے کو رو وصدہا آدمیونکے بروز جمعہ تیار ہوئے تھے اے حضرت یاد رکھیے کہ مباہلہ بعد اتمام حجت کے ہوا کرتا ہے اول آپ نے ہمارے براہین اور حجج بینہ مندرجہ رسائل کو دیکھ لیا ہوتا تب ایسی آمادگی واسطے مباہلہ کے ظاہر کی ہوتی چونکہ ہم اسی آیت اور حدیث کے ذیل مین آپ پر اتمام حجت کر چکے ہین لہذا آپ کو اس جملہ تحریر پر نظر اور غور کرنا واجب اور فرض ہے اگر اس پر بھی آپ مباہلہ کی ہی درخواست فرماتے ہین تو بحلف اپنی جماعت نمازیان جمعہ کے روبرو عبارت ذیل بعلم بخطوط لکھکر سنا دیوین کہ میرا

ایمان ہے کہ حضرت عیسےٰ کی

حیات بجسد عنصری اوران کا

نزول کذائی میرے نزدیک

اس آیت اور حدیث سے

قطعی ثابت ہے اور مرزا صاحب

جو فرماتے ہین کہ اس آیت کو یا

کسی دوسری آیت کو حیات

جسمانی عیسے بن مریم یا رفع جسمانی

اور اون کے نزول جسمانی سے

کوئی تعلق نہین ہے بلکہ وہ وفاۃ

پا چکے ہین وہ سراسر جھوٹے

ہین اور نیز جس قدر کتابون عربی

فارسی اُردو وغیرہ مین انہون

نے دلایل اپنے دعاوی کے

بیان کیے ہین ان سب کتابون پر

مینے نظر غائر کر لی ہے مین یقینا

کہتا ہون کہ وہ سب پوچ اور

غلط ہین اور دلایل مندرجہ

اون کی کتب سے ان کا دعوی

وفات عیسے بن مریم اور انکا

مجدد مسیح موعود ہونا وغیرہ وغیرہ

ہرگز ہرگز ثابت نہین ہو سکتا۔

ان دونون فریق مین سے

جو فریق کاذب اور جھوٹا ہووے

اللہ تو اس پر اپنی لعنت اور

عذاب نازل فرما آمین۔ اور پھر

آپ کی کل جماعت جو حاضرین نماز جمعہ مین سے ہون وہ سب بھی آمین کہین۔ آپکی درخواست کے بموجب یہی مباہلہ ہو جاویگا کیونکہ حضرت اقدس مرزا صاحب بھی اس عبارت کے تحت اپنے دستخط معہ آمین کے کر دیوینگے اور بعد دستخط کے اسی کل خط کو حضرت اقدس اپنے صرف سے طبع بھی کرا دیوینگے اس صورت مین کسی کے آنے جانے کی بھی ضرورت نہ رہے گی اور آپ کی درخواست کے بموجب مباہلہ بھی ہوگیا۔

۵ خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان
تا سیہ روئے شود ہرکہ درو غش باشد

بالآخر مین آپ پر صرف براہ ہمدردی پھر اتمام حجت کرتا ہون کہ مباہلہ تو مصداق اخرالدواء الکی کا ہے آپ پھر اس قول حسن بصری یا حدیث مرسل مین باصول محدثین نظر غائر فرمالیوین یعنی اولاً تو آپ اس حدیث کی تخریج فرمایئے کہ کس طبقہ کی کتب احادیث مین یہ حدیث لکھی ہے۔ ثانیاً۔ تعدیل و توثیق رواۃ اسناد کی کر لیجئے۔ ثالثاً۔ بعد طے کر لینے ان مراتب کے کتب اصول حدیث مین اس امر کا فیصلہ بھی دیکھ لیجئے کہ ایسی حدیث مرسل بمقابل حدیث صحیح متصل مرفوع کے یا بمقابل نصوص قرآنیہ کے حجت ہو سکتی ہے یا نہین اور اس قاعدہ اصول حدیث پر بھی نظر کر لیجئے کہ

فذہب الجمہور الی ضعفہ و عدم قیام الحجۃ بہ خاکسار نے یہ چند سطور محض آپ کی ہمدردی کے لیے اس غرض سے عرض کی ہین کہ مجھکو آپ سے چند طرح کے تعلقات ہین ایسا نہ ہو کہ آپ اس اصرار مباہلہ سے جس پر بلا تامل وغور اور بغیر اتمام حجت کے آپ نے دلیری اور جسارت کی ہے مورد عذاب الہی ہو جاوین آیندہ اختیار بدست مختار۔ بعد اسکے مدرس صاحب کیخدمت مین یہہ التماس ہے کہ اگر آپ واسطے تفسیر نویسی کے بمقابلہ حضرت اقدس کے آمادہ ہین تو آپ کو اجازت ہے کہ جواب تفسیر اعجاز المسیح کا اپنے گھر ہی مین بیٹھکر ستر روز مین مطبوع اور شایع کرا دیجیئے جو فیصلہ حضرت اقدس نے سائین مہر علی صاحب سے کیا تھا اوسی فیصلہ کی تجدید ہم آپ سے اب بھی کرتے ہین اور اسی تفسیر نویسی کو دار مدار صدق اور کذب فریقین کا اب بھی قرار دیتے ہین اور اگرچہ اعجاز المسیح

آپ کے پاس مدت ہوئی پہونچا دیا گیا ہے
مگر واسطے رفع کرنے آپ کے عذرات
بارد کے عرض کیا جاتا ہے کہ آپ ایک
نسخہ تفسیر مذکور کا۔۔ محبی الٰہی بخش صاحب
تاجر کتب امروہہ محلہ گذری سے بلا قیمت
پھر لے لیجیے جس روز آپ کو یہ تفسیر ملجاوے
اوسی روز سے ستر دن محسوب کئے جاوینگے
اور اگر آپ سے بمقابلہ بھی حضرت اقدس
۔۔۔ ساتھ نہ ہوسکے تو مناظرہ کے لیے یہ
خاکسار اب بھی حاضر ہے اپنے خرچ آمدو
رفت سے امروہہ پھر حاضر ہوسکتا ہے
فرار نہین ہوا جیسا کہ آپ نے وعظون
مین بیان کیا مگر شرط یہ ہے کہ حسب
شرائط مندرجہ اشتہار اتمام الحجت جو آپکے
پاس پہونچا دیا گیا ہے تعیین تواریخ اور کسی
ماہ کی جو آپ مقرر فرمادین ایک اشتہار
مین طبع کرادیوین تاکہ میری آمدو رفت
مین اوقات ضایع نہو اور اگر مین امروہہ
مین آپ کی تواریخ معینہ پر حاضر نہ ہوا
تو ہم جھوٹے اور ہمارا سلسلہ بھی جھوٹا
اور ساختہ پرداختہ خاکسار کے مناظرہ
کا حضرت اقدس کو بھی منظور ہے پس
اگر ان تینون صورتون مین سے کسی
صورت پر آپ مستعد اور آمادہ نہووین
پھر آپ اپنے دعوے نہین جو وعظون
مین بیان کرتے ہین کاذب اور جھوٹے
ہین اور ہر دو فریق سے جو جھوٹا اور کاذب
ہے وہی مستحق وعید لعنت اللہ علی الکاذبین
کا ہے اس بات کو اہل بصیرت خوب سمجھ
سکتے ہین۔ والسلام علے من اتبع الہدیٰ

رقیمہ نیاز۔ محمد احسن از قادیان

خط میری اجازت سے لکھا گیا ہے۔
مرزا غلام احمد

اب بخدمت جناب قاضی صاحب
بعد سلام سنت الاسلام عرض ہے
کہ آپ خود جاکر ضرور بالضرور اس خط کو
بخدمت مدرس صاحب پہونچادیوین
کیونکہ اس خط مین حسب درخواست
مدرس صاحب کے ذکر مباہلہ کا بھی کیا
ہے اور پھر اس خط کا جواب مدرس
صاحب سے لیوین اور بھیجیں وکرمی مولوی
سید بدر الحسن کو بھی واضح ہو کہ آپ پر
لازم ہے کہ بحکم الحق اکبر منہ کے حق کی
تائید مین ساعی اور کوشان رہین۔ اور
الحق یعلو ولا یعلی کو یاد رکھین کہ مسئلہ
مسلمہ ہے اور ایسا سکوت عن الحق جیساکہ
بالفعل آپ نے کیا کسی کے روبرو
اختیار نہ فرمادین کیونکہ وعید الساکت
عن الحق شیطان اخرس احادیث
مین وارد ہوا ہے اور قرآن مجید مین
صفات یہود سے یہ صفت قرار دی گئی
ہے کہ وتکتمون الحق وانتم تعلمون
لہٰذا ایسے صفات ذمیمہ سے نہایت درجہ
کا پرہیز و اجتناب مومن کے لیے فرض
ولازم ہے خالص مومنونکی صفت تو
یہہ ہے کہ لایخافون لومۃ لائم۔
یہ جواب مختصراً بواپسی ڈاک لکھا گیا ہے
کیونکہ مدرس صاحب ابھی اس کوچہ
میں نوآموز ہوکر آئے ہین اور وہ بھی
بڑی آرزوؤنکے بعد اگر اسپر مدرس
صاحب بلا نظر دعو کچھ تحریر فرماوینگے
توانشاء اللہ تعالےٰ اوسکی خبر مفصل
طور پر لیجاوے گی۔ ؎

نگفتہ ندارد کسے باتو کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

والسلام خیر الختام۔ ۸۔ مارچ ۱۹۰۲ء
محمد احسن امروہوی

تبلیغ عام

یہ اس خطبہ کا مضمون ہے جس کا ذکر
وصیت الحق کے تحت مین ہم نے کیا
ہے حضرت مولانا مولوی عبدالکریم
صاحب سلمہ ربہ نے خطبہ ٹھیٹھ پنجابی
مین پڑھا تھا اسلئے ایڈیٹر الحکم نے اپنے
طرز اور طریق پر اسے نہ صرف اردو
زبان مین لکھا ہے بلکہ بعض ضروری
مطالب کو کسی قدر واضح کردیا ہے جنہیں
ہمارے محسن و مخدوم مولانا صاحب
صرف خطبہ کے تنگ وقت کیوجہ سے
استفادہ ہی کرسکے تھے۔ ایڈیٹر

یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون (سورۃ الحشر رکوع آخر)

ایمان والو! خدا سے ڈر جاؤ۔ اور ہر
ایک شخص کو لازم ہے کہ وہ اس بات کی
فکر کرے کہ کل کے لیے اس نے کیا بھیجا
ہے۔ اور خدا سے ڈر جاؤ۔ بے شک اللہ
تمہارے اعمال سے آگاہ ہے۔ جسقدر
تم یہان موجود ہو وہ بخوبی سن لین اور
دوسرون کو جہانتک تم سے بن پڑے
سنادو۔ کہ خدا تعالےٰ کا کسی سے کوئی رشتہ
ناطہ نہین ہے وہ تو لم یلد ولم یولد خدا
ہے۔ پس ضروری امر یہ ہے کہ تم اسکی
رضا کو حاصل کرو اور یہ معلوم کرنے کی
کوشش کرو کہ وہ کیا بات ہے جس کے
اختیار کرنے سے ہم اس کو راضی
کرسکین؟ خدا تعالےٰ کو کیا عزیز ہے؟
وہ تم سے کیا چاہتا ہے خود خدا تعالےٰ
نے اپنی حکیم اور مجید کتاب مین بتادیا
ہے **وما خلقت الجن والانس الا
لیعبدون**۔ مین نے جن اور انس کو
اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت
کرین اور اوامر کی تعمیل کرین۔۔۔۔
اور نواہی سے باز رہین یہ اللہ تعالےٰ
کا منشاء ہے انسان کی خلق سے یا یون
کہو کہ انسان کی خلقت کی علت غائی اور
اس کی زندگی کا فرض **عبادت
الٰہی** ہے۔
اب اگر کوئی شخص محض اتنی ہی بات
پر فخر کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ یا
مسلمان والدین کے گھر مین پیدا ہوا ہے
تو وہ یاد رکھے کہ یہ کوئی فخر کی بات نہین
ہے اگر اس مین سچے مسلمان کی روح
نہین اس کی عملی زندگی اس پر مسلمان
کا لفظ عاید نہین کرتی۔ اسی لیے خدا تعالیٰ
نے خود فیصلہ کردیا ہے

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم

اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرم ہے

جو متقی ہے۔ غرض ایک مسلمان کا بحیثیت مسلمان ہونے بلکہ بحیثیت انسان ہونے یہ **فرض** ہے کہ وہ اوامر الٰہیہ کی تعمیل کرے اور خدا تعالےٰ کی منع کی ہوئی باتون سے رک جاوے یہی ایک بات ہے جو کسی کو سچا مسلمان بنا سکتی ہے۔ یہ دنیا ایک غفلت کا گھر ہے اور بازیگرون کے تماشے کی طرح (جہان ان کی ڈگڈگی اور بانسری کی آواز پر تمام چھوٹے بڑے جمع ہو جاتے ہین اور اس کھیل تماشے مین کچھ ایسے محو اور از خود رفتہ ہوتے کہ بھوک پیاس طبعی تقاضون کو بھی بھول جاتے ہین) یہ عالم ایک بازیگاہ ہے لیکن دانشمند اور مبارک وہ ہے جو اس کے انجام پر نظر کرتا ہے اور نتیجہ کو دیکھتا ہے کیا سچ کہا ہے کسی نے

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

مختصر یہ ہے کہ ایک طرف تو دنیا اور اس کی غفلتون مین پھنسا دینے والے محرکات ہین اور دوسری طرف انسانی زندگی کا سچا مدعا عبادت الٰہی ہے پھر اس منشاء الٰہی کو پورا کرنے کے لیئے کیا کیا جاوے؟ اور کس امر کو مد نظر اور ملحوظ خاطر رکھا جاوے کہ اس غفلت کی زندگی سے نکلکر انسان بیدار اور ہوشیار ہو کر اس **فرض** کو سوچے جسکے لیئے وہ پیدا کیا گیا ہے یعنے

عبادت الٰہی کو

اس کے لیئے خدا کی حمید و مجید کتاب نے ایک راہ بتائی ہے اور وہ یہ ہے۔

اتقوا اللہ

خدا سے ڈر جاؤ۔ خوف خدا ایک ایسی شے ہے کہ اس سے بڑھ کر نیکی کرنیکا کوئی گر نہین۔ جو لوگ کچھ عذر اور بہانے کرتے ہین کہ وہ اپنی غفلت کی زندگی سے بیدار نہین ہو سکتے اور کچھ ایسی سستی آکر ان پر پڑی ہے کہ وہ **نماز** اور دیگر احکام اللہ کی تعمیل نہین کر سکتے وہ اپنے اس عذر مین بالکل جھوٹے ہین اور خدا تعالےٰ کی حجت انپر تمام ہو چکی ہے خود ان کی فطرت اور روزمرہ کے واقعات ان پر الزام قایم کرتے ہین کہ اس عذر اور بہانہ سازی مین جھوٹے ہین کیونکہ اگر رات کو زلزلہ آجاوے یا آتش زدگی یا کوئی اور خطرناک واقع پیش آوے تو ساری نیند اور سستی اور غفلت اُڑ جاتی ہے یا کوئی سنگین فوجداری مقدمہ قایم ہو تو پھر بھلا دیکھین کوئی تاریخ پیشی پر کیونکر خواب راحت یا غفلت مین سو سکتا ہے؟ ہرگز نہین یہ کیون؟ صرف اسلیے کہ ایک خوف ہے جو اسپر غلبہ کئے ہوئے ہے وہ دوسرا خیال آنے ہی نہین دیتا اسی قسم کے ہزارہا واقعات ہمین ہر روز پیش آتے ہین پس اگر خدا تعالےٰ کے جلال اور جبروت کا خوف ہو۔ مرنے کی فکر اور مالک یوم الدین کے حضور کھڑا ہونے کا ایمان اور یقین ہو تو کیونکر انسان بے فکر اور غافل ہو سکتا ہے۔ پس تمہارے یہ روزمرہ کے پیش آنے والے واقعات تمہین ملزم کرتے ہین اور تمہارے اس قسم کے عذرات کو کہ سستی ہوتی ہے یا غفلت کی وجہ سے بیدار نہین ہو سکتی توڑتے ہین اور خدا کی حجت تم پر پوری ہوتی ہے اب تم مین سے کسی کا حق نہین کہ وہ یہ عذر کرے۔

اسلیے مین تمہین پکار کر کہتا ہون کہ **اتقوا اللہ** خدا سے ڈر جاؤ پھر کہتا ہون کہ خدا سے ڈرو تا تم نیکی کرنے کی قوت اور فطرت حاصل کر سکو۔ اور اس طرح پر اسکے عذاب سے بچ جاؤ۔

بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے

نمے بینم کہ بد بیند خدا ترسے نکوکارے

خوف الٰہی سے کیا مراد ہے؟ خدا کے خوف سے یہ مراد ہے کہ تم **صفات الٰہیہ** پر غور کر کے ان سے حیا کرو اور وہ کام نہ کرو جو خدا کی کسی صفت کے منافی ہون مثلاً خدا تعالےٰ کی ایک صفت ہے علیم بذات الصدور اور یعلم السر و اخفی۔ یعنے وہ انسان کے سینہ کے حالات سے آگاہ ہے۔ اور انسان کے مخفی در مخفی اور نہان در نہان منصوبون کو بھی جانتا ہے یہانتک کہ اسنے بھی آگاہ ہے جو ابھی اوس کے دل مین پیدا بھی نہین ہوئے۔ اب جو شخص خدا تعالےٰ کی ان صفات پر ایمان لاتا ہے اسکا فرض ہے کہ وہ اپنے سینہ اپنے خیالات پر ایک گہری نظر کرے کہ کیا ان مین کوئی ناپاک اور خدا کے منشاء کے خلاف تو کوئی بات نہین ہے؟ جب کوئی شخص پسند نہین کرتا کہ وہ اپنی مجلس مین برا کہلاوے یا اپنے ہمسرون مین ذلیل ہو پھر کیون وہ اس بات کا لحاظ نہین کرتا کہ اس خدا کے سامنے جو علیم بذات الصدور ہے برے منصوبے اور ناپاک ارادے اور خواہشین کرتا اور خیالی فسق و فجور کے سلسلہ کو اپنے سینہ مین دراز کرتا ہے ایسا ہی خدا تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ وہ آنکھ کی خیانت کو جانتا ہے اب جو اس صفت پر ایمان لائے گا اسکے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی آنکھ کو نامحرم جگہ پر ڈالنے سے بچاوے اور بدنظری سے بچ کر **غض بصر** کی تعلیم پر عمل کرے۔

اسی طرح خدا تعالےٰ کی یہ صفت ہے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین۔ اللہ ہی رزق دینے والا ہے بڑی قوت والا خدا ہے اس رزاق کی صفت پر ایمان ہو تو پھر چوری۔ بددیانتی۔ خیانت۔ فریب اور ہر ایک قسم کے ناجائز طریق سے مال حاصل کرنے کی جرأت پیدا نہ ہو۔ اسی طرح پر اور صفات الٰہیہ ہین۔

پس اللہ سے ڈرنا اور اس کی صفات پر ایمان لانا کیا ہے؟ یہی کہ ان سے حیا کر کے ان افعال اور اعمال سے رک جاوے جو ان صفات کے خلاف ہین اسی طرح پر اللہ تعالےٰ کا نام صمد ہے جسکے معنے ہین کہ وہ کسی کا محتاج نہو اور خود سب کا حاجت روا ہو جو اللہ تعالےٰ کی اس صفت کو مانے اسپر لازم ہے کہ اللہ ہی کے سامنے اپنے مطالب و اغراض کو پیش کرے اور

پورے خشوع وخضوع اور تذلل کے ساتھ اسی کو حاجت روا اور مشکلکشا سمجھ کر دعائیں کرے اپنی حاجتیں نہ کسی درخت و پتھر کے سامنے لیجاوے نہ سورج چاند یا دیگر اجرام سماوی کے سامنے پیش کرے اور نہ کسی مردہ پیر سے حاجت روائی کی درخواست کرے اور قبروں اور خانقاہوں پر ٹھوکریں کھاتا پھرے بلکہ اسی صمد خدا کے حضور سب کچھ مانگے غیر اللہ سے مرادیں مانگنا سب جھوٹی اور بیہودہ باتیں ہیں ان سے اپنے سینوں کو صاف کر دو جیسے تم میں سے کوئی کبھی بھی پسند نہیں کرتا کہ اس کے گھر میں کوڑا کرکٹ اور پاخانہ پھینکا جاوے اسی طرح پر خدا تعالےٰ جو قدوس خدا ہے کبھی پسند نہیں کرتا کہ اس کے گھر میں جو **انسان کا دل** ہے اس قسم کا ناپاک مواد جمع کیا جاوے جو کوئی خدا تعالےٰ کے اس گھر کو ناپاک کرتا اور اس میں کوڑا کرکٹ جمع کرتا ہے وہ خدا کا چور اور باغی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ان طہرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود

میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے پاک کر دو۔

مومن کا دل بیت اللہ ہوتا ہے جس پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے جو کوئی اسکو خراب کرتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے حضور گستاخی اور خطاکاری کا موجب ٹھیرتا ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ کا نام ہے لم یلد و لم یولد۔ نہ اللہ کا ماں باپ ہے نہ اسکا کوئی بیٹا ہے جو اللہ تعالےٰ کی اس صفت پر ایمان لاوے اس کا فرض ہے کہ ان تمام عقیدوں سے بیزاری ظاہر کرے جو اس صفت کے خلاف ہیں جیسے مثلاً عیسائی کہتے ہیں کہ

عیسےٰ خدا کا بیٹا ہے اور وہ آسمان پر خدا کے دائیں ہاتھ بیٹھا ہے اور بدقسمتی سے مسلمانوں نے مسلمان کہلا کر لم یلد و لم یولد خدا پر ایمان لانے کا دعوے کرکے یہ خبیث عقیدہ تراشا ہے کہ مسیح اس جسم کے ساتھ جو کھانے پینے اور بول براز کی ضرورتوں کا محتاج جسم ہے آسمان پر چڑھ گیا ہے اس قسم کے گندے عقیدوں کو اپنے دل سے نکال ڈالو۔ اور مرے ہوئے کتے کی بدبو اور پاخانہ کی پلیدی سے بھی زیادہ مردار اور نجس اس قسم کے عقیدوں کو سمجھو۔ غرض پھر میں تم سب کو مخاطب کر کہتا ہوں۔

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ

اے ایمان والو اللہ کے خوف سے ڈر جاؤ۔

پھر دوسری بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ لتنظر نفس ما قدمت ہر ایک شخص کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس نے کل کی کیا فکر کی ہے بڑا ہی افسوس ہے اور دل درد سے بھر جاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ بہت ہی تھوڑے ایسے آدمی ہیں جنکو ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہتا ہو کہ خدا تعالےٰ کے حضور کھڑا ہو کر اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا۔

میں تم سب کو کھول کر کہتا ہوں کہ تم پر خدا کی حجت پوری ہو چکی ہے تمہاری فطرت نے خود تمہیں ملزم کر دیا ہے کہ کل کے فکر کا جوش تم میں پایا جاتا ہے۔ دیکھو برسات کے آنے سے پہلے تم کیونکر اپنے مکانوں کی لپائی اور مرمت کے لیے تیار ہو جاتے ہو تمہارا اضطراب کے ساتھ اپنے مکانوں کی لپائی کا فکر کرنا ہی تم پر حجت ہے کہ فطرت میں یہ بات موجود ہے پھر کیوں تم عقبےٰ کے توشہ کے لیے فکر نہیں کرتے۔؟

ایک ادنےٰ مزدور معمار جسکو دس پندرہ [illegible]

ساتھ ہر روز اپنے کام پر حاضر ہوتا ہے اور کوئی بہانہ تکلیف یا تکان کا نہیں کرتا مگر نماز کے لیئے عذر اور بہانہ ضرور کر دیتا ہے یہ کیوں؟ اسے خدا تعالےٰ کے پاک وعدوں پر ایمان نہیں۔

اگر وہ اس بات پر سچا ایمان لاتا۔ کہ نیکی کی جزا میں وہ جنت ملینگے جن کی تعریف ہے **تجری من تحتہا الانہار** اور **خالدین فیہا** کے مصداق ہیں تو وہ بے اختیار ہو کر نیکی کی طرف دوڑتا + اور ایسے ہی اگر اسے خدا تعالےٰ کی سزا **وقودہا الناس والحجارہ** کا سچا خوف ہوتا تو بے قرار ہو ہو کر نیکی کرتا مگر بات یہی ہے کہ سچا ایمان اور **یقین کی قوت** نہیں رہی پس تم سب جو یہاں موجود ہو خوب غور اور فکر سے سن لو اور جو موجود نہیں انکو سنا دو کہ خدا کی حجت آج تم پر پوری کر دی گئی ہے آج تمہیں صرف اس لیے جمع کیا گیا ہے کہ اسی یقین اور ایمان کی قوت کو مضبوط کرنے کے لیئے خدا کا برگزیدہ مسیح موعود حضرت میرزا غلام احمد صاحب (خدا کے برکات اور فضل اس پر ہوں) آیا ہے اور وہ بڑے فضل اور برکات لیکر آیا ہے میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی پاک کتاب میرے ہاتھ میں ہے اور جو جھوٹوں کو ہلاک کر دیتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے آیا ہے اور خطرناک امساک باران کے وقت ابر رحمت ہو کر آیا ہے اسکی قدر وہی کرتے ہیں جو رات دن اسکی باتیں سنتے ہیں اسکے دل میں یہ بات آئی ہے کہ وہ تم لوگوں کو طاعون جیسی خوفناک مرض سے ڈراوے جس کے مردے مرے چوہے سے بھی زیادہ متعفن اور گھنونے ہو جاتے ہیں۔

گورداسپور اور ارد گرد یہ بیماری پھیل گئی ہے اور یہ خدا تعالےٰ کا قہری نشان ہے جو حرامکاری، بے حیائی اور غفلت کیوجہ سے آتا ہے۔ پس اس رحیم کریم انسان نے پسند کیا ہے کہ تمکو آگاہ کرے اور اللہ کی حجت تم پر پوری کرے پس تم

گواہ رہو کہ

یہ پیغام تم کو پہنچا دیا گیا

اب یہ وقت غفلت کا وقت نہیں اب ہنسنے کا مقام نہیں بلکہ رونے کا وقت ہے خدا سے صلح کرو اور اپنے اعمال اور چال چلن مین ایک تبدیلی کرو۔ نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو اور اپنے بیوی بچون کو بھی تاکید کرو اور خدا سے ایسے ڈرو کہ گویا موت سامنے کھڑی ہے پچھلی رات اٹھ کر جسقدر ممکن ہو دو چار آٹھ رکعت پڑھو اور کثرت سے استغفار کرو۔ اور دعا کرو کہ خدا تعالے اس عذاب سے محفوظ رکھے خدا تعالے تم سب کو توفیق دے کہ تم ان باتون پر عمل کرو اور مجھے بھی توفیق دے۔ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لنگر خانہ کے انتظام کیلئے

چونکہ کثرت مہمانون اور حق کے طالبون کیوجہ سے ہمارے لنگر خانہ کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے اور کل مین نے جب لنگر خانہ کی تمام شاخون پر غور کرکے اور جو کچھ مہمانون کی خوراک اور مکان اور چراغ اور چارپائیان اور برتن اور فرش اور مرمت مکانات اور ضروری ملازمون اور سقا اور دہوبی اور بھنگی اور خطوط وغیرہ ضروریات کی نسبت مصارف پیش آتے رہتے ہین ان سب کو جمع کرکے حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ ان دنون مین آٹھ سو روپیہ اوسط ماہواری خرچ ہوتا ہے اس خرچ کے انتظام خدا تعالے نے ہی ایسے اتفاقات پیش کیے اتبک ہمین محض خدا تعالے کے فضل اور رحمت سے کوئی فاقہ نہین آیا مگر چونکہ ہر ایک امر جسکے ساتھ کوئی انتظام نہین موجب ابتلا ہوتا ہے اور سلسلہ عمون کا اندازہ سے زیادہ بڑھ جاتا ہے اسلیے اس پر تشویش وقت مین کہ جبکہ آمدن مستقل طور پر ساٹھ روپیہ ماہواری بھی نہین اور خرچ آٹھ سو روپیہ ماہواری سے کم نہین کوئی انتظام توکلاً علے اللہ ضروری ہے بالخصوص جبکہ قحط کے دن بھی شدت کرتے جاتے ہین اور طاعون[1] کے دن بھی ہین اس لیے مین نے سخت گھبراہٹ کے وقت مین بلحاظ ہمدردی اس جماعت کی جسکو مین اپنے ساتھ رکھتا ہون اس انتظام کو اپنا فرض سمجھا اور نیز اس خیال سے بھی کہ عمر کا اعتبار نہین لہذا مین چاہتا ہون کہ غربا اور ضعفاء کی ایک جماعت میرے ساتھ رہے جو میری باتون کو سنے اور سنین اور سمجھین اگرچہ ہمارے سلسلہ کے ساتھ اور مصارف بھی لگے ہوئے ہین لیکن مین سنت انبیاء علیہ السلام کے مطابق سب سے زیادہ اس فکر مین رہتا ہون کہ ایک گروہ حق کے طالبونکا ہمیشہ میرے پاس رہے اور نیز دور دور سے لوگ آوین اور اپنے اپنے شبہات پیش کرین اور مین ان شبہات کو دور کرون اور نیز ایسے لوگ آوین جو خدا تعالے کی راہ مجھ سے سیکھنا چاہتے ہین اور نیز یہ کہ جو کچھ مین لکھون وہ کتابین چھپتی ہیں اگرچہ ہمارے ساتھ مدرسہ کا بھی تعلق ہے اور اسکا انتظام خرچ بھی ابھی ناقص اور بالکل ناقابل اطمینان ہی ہے اور مین یہ بھی خوب جانتا ہون کہ جو لڑکے اس مدرسہ مین پڑھین گے وہ نسبتاً کچھ نہ کچھ سچائی اور دینداری اور پرہیزگاری اور نیک چلنی کی راہ سیکھین گے لیکن ان مین اور ہم مین بڑے پہاڑ اور کانٹے اور شورہ دریا ہین بہت تھوڑے ہین جو ان سب کو چیر کر ہم تک پہنچ سکتے ہین ورنہ عموماً سب پڑھنے والے اپنی دنیا کے لیے مر رہے ہین اور اس کتے کی مانند ہین جو ایک دفن کیے ہوئے مردار کی مٹی اپنے پیرون سے کھودتا ہے اور جب وہ مردار ننگا ہو جاتا ہے تو اسے کھاتا ہے اسی طرح ان پڑھنے والون مین بڑا گروہ تو ایسا ہی ہے کہ انکو مردار کی تلاش مین ہین اور جب وہ مردار انہین مل گیا تو پھر ہم کہان اور وہ کہان آخر انہین باپون کے وہ فرزند ہین جنہون نے دنیا کو قبول کر رکھا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہین کہ وہ دنیا کو تین طلاق بھیجکر ہمارے پر چلین گے اور ہمارے سلسلہ کے۔ اپنی عمرین وقف کر دینگے یہ بالکل جھوٹ ہے ہمارا کانشنس ہرگز اس بات کو قبول نہین کرتا بلکہ اکثر لڑکے اپنی دنیا کے لیے ہی مرتے ہین اور جب استقدر کوئی ڈگری حاصل کر لین گے کہ جس سے وہ نوکر ہو سکین تب وہ فی الفور روحانی تناسخ کو قبول کرکے ایک اور جون مین آجائینگے بھلا جوش جوانی کی تاریکیون اور ظلمتون اور جذبات سے باہر آنا سہل بات ہے یا ہر ایک کا کام ہے نہین بلکہ نہایت ہی مشکل ہے۔ لیکن میری امیدین ان غریبون پر بہت ہین جو نہ بی اے بننا چاہتے ہین اور نہ ایم اے بلکہ بقدر کفایت معاش دنیا اختیار کرتے ہین۔ اور انکے دلون مین ہر دم یہ خلش ہے کہ کسی طرح ہم نیک انسان بنجائین اور خدا ہم سے راضی ہو سو وہ ہدایت پانے سے بہت قریب ہین کیونکہ انکے خیالات مین تفرقہ نہین ہے۔ وہ میرے پاس رہ کر ہر روز تازہ بتازہ ہدایت پا سکتے ہین سو انہین کا سب سے زیادہ مجھے فکر ہے کیونکہ ہم عمر کا بہت سلسلہ طے کر چکے ہین اور تھوڑا باقی ہے اسی اطمینان کے حاصل کرنے کے لیے مین یہ اشتہار شایع کرتا ہون یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہین بلکہ ان لوگون کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہین۔ یہ آخری فیصلہ کرتا ہون مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہین سے پیوند ہے یعنے وہی خدا کے دفتر مین مرید ہین جو اعانت اور نصرت مین مشغول ہین۔

[1] چونکہ شرعاً یہ امر ممنوع ہے کہ طاعون زدہ علاقہ کے لوگ اپنے دیہات کو چھوڑ کر دوسری جگہ جائین اسلیئے مین اپنی جماعت کے ان تمام لوگونکو جو طاعون زدہ علاقون مین ہین منع کرتا ہون کہ وہ اپنے علاقہ سے نکلکر قادیان یا کسی دوسری جگہ جانیکا ہی قصد کرین اور جہانتک ممکن ہو دوسرونکو

یسے ہین کہ گویا خدا تعالےٰ
اچاہتے ہین سو ہر ایک شخص
ہ اس نئے انتظام کے بعد
عہد کرے . اپنی خاص تحریر
ے کہ وہ ایک فرض حتمی
یلا ر چندہ ماہواری بھیج
ٹ چاہیئے کہ اس مین لاف
ہو جیسا کہ پہلے بعض سے
آیا کہ اپنی زبان پر وہ قایم نہ
سو انہون نے خدا کا گناہ کیا جو
ڑا - اب چاہیئے کہ ہر ایک شخص
مجھ کر اسقدر ماہواری چندہ
ے جسکو وہ دیسکتا ہے گو
(ا)اری ہو - مگر خدا کے ساتھ
نضول گوئی اور دروغ گوئی کا برتاؤ
نہ کرے - ہر ایک شخص جو مرید ہے اسکو
چاہیئے جو اپنے نفس پر کچھ ماہواری
مقرر کردے خواہ ایک پیسہ ہو اور
خواہ ایک دھیلہ اور جو شخص کچھ بھی مقرر
نہین کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ
کیلیے کچھ بھی مدد دیسکتا ہے وہ منافق
ہے ب اسکے بعد وہ سلسلہ مین رہ
نہین سکیگا اس اشتہار کے شایع
ہونے سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت
نے والے کے جواب کا انتظار کیا
یگا کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس
سلسلہ کی مدد کے لیئے قبول کرتا ہے
اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا
سلسلہ بیعت سے اسکا نام کاٹ دیا
ئے گا اور مشتہر کر دیا جائے گا اگر کسی
نے ماہواری چندہ کا عہد کرکے تین ماہ
تک چندہ کے بھیجنے سے لاپروائی کی تو
اسکا نام بھی کاٹ دیا جائے گا اور اسکے
بعد کوئی مغرور اور لاپروا جو انصار مین
داخل نہین اس سلسلہ مین ہرگز نہین
رہیگا - والسلام علی من اتبع الہدےٰ -

المشتہر میرزا غلام احمد مسیح موعود از
قادیان ضلع گورداسپورہ - مارچ سنہ ۱۹۰۲ء

تتمہ :- یاد رہے کہ مدرسہ کا قیام
اور بقا بھی چونکہ بہت سے مصالح پر
مبنی ہے لہذا ازبس ضروری ہے کہ جب
استطاعت ہر شخص اسکے لیئے بھی ایک
ماہوار رقم اپنے اوپر لازم کرلے اور یہ
بات مین پھر دوبارہ یاد دلاتا ہون کہ ہر
شخص اپنی حالت اور استطاعت کو
دیکھکر چندہ مقرر کرے ایسا نہ ہو کہ تھوڑی
دیر کے بعد اسے فوق الطاقت بوجھ سمجھکر
ملول ہو جائے کہ اس طرح اللہ تعالےٰ
کے نزدیک وہ گنہگار ٹھیرے گا - اور
اس تجدید اور تعیین چندہ کی سب درخواستین
اخویم مولوی عبد الکریم صاحب کے پاس
آنی چاہئین - یہ بھی واضح رہے کہ
صدقات اور زکوٰۃ اور اس طرح کی ہر قسم کی خیرات
کا روپیہ بھی یہان آنا چاہیئے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بہت ضروری اطلاع

ہماری ساری جماعت آگاہ رہے کہ
حضرت امام مطاع باذن اللہ مسیح موعود
و مہدی مسعود علیہ السلام اللہ تعالےٰ
اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے
حکم اور سنت کی اتباع و اطاعت کی
غرض سے حکم دیتے ہین کہ کوئی شخص
ایسی جگہون سے جہان طاعون ہے
جیسے سیالکوٹ - جمون اور نواح سیالکوٹ
اور نواح جمون - وزیر آباد - لایل پور
کے متاثر علاقے - گورداسپور - جالندہر
لودہانہ - پٹیالہ - سرہند سی وغیرہ وغیرہ
عید اضحیٰ کے موقعہ پر ہرگز ہرگز قادیان
مین نہ آوین بلکہ جب تک انکے شہرون
مین طاعون کا دورہ اور اثر ہے ادہر
آنیکے لیے کوشش نہ کرین والسلام ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء

المشتہر فقیر عبد الکریم از دار الامان قادیان

بیعت

دولو ولد بوٹا راے پور ریاست نابھا
لہنا ولد حکم 〃 〃
سوداگر ولد خدا بخش 〃 〃
حبیب ولد بالا 〃 〃
سکندر ولد کریم بخش نمبردار 〃
عیدو ولد خدا بخش 〃
رحیم بخش ولد لہنا 〃
نور بخش ولد بخشو 〃
کریم بخش ولد گلاب 〃
نور بخش ولد روشن ساکن رامپور
کریم بخش ولد نور بخش 〃
نتھو عرف رحیم بخش ولد کرم بخش 〃
الہی بخش ولد نور بخش 〃
خیر الدین ولد الہی بخش 〃
فتح الدین ولد الہی بخش 〃
عبد اللہ ولد 〃 〃
غلام الدین 〃 〃
اللہ بخش 〃 〃
ضیاء الحق 〃 〃
فاطمہ دختر 〃 〃
زوجہ الہی بخش 〃
مسماۃ جیندو 〃
مسماۃ حکیمان زوجہ نور بخش 〃
غلام غوث ولد لکھا 〃
غلام نبی ولد غلام غوث 〃
مسماۃ جنت دختر غلام غوث 〃
مسماۃ مریم 〃 〃
عبد الکریم ولد ہیرا 〃
ابراہیم 〃 〃
مسماۃ آموان والدہ ابراہیم 〃
سلطانی ولد پیر بخش موہن مزرعہ
عبد اللہ ولد سلطانی 〃
مسماۃ کریمان زوجہ سلیمان 〃
اللہ بخش ولد بنا 〃
مولی شاہ ولد جہنگر شاہ 〃

اشتہارات کا یہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک شہر مین چند اشتہار ایک آدمی کیطرف بھیجے جاتے مین پس ہر ایک صاحب کو جسکے پاس ان اشتہارات
[illegible] کے لوگونکو جو سلسلہ بیعت مین داخل ہون اس اشتہار کا مضمون بخوبی سمجھا کر از سر نو
[illegible] کر [illegible] اکرا دینا

(یعنی عزوفہ عید الاضحی کے تین دن یعنی ۲۰-۲۱-۲۲و۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۲ع جمعہ چار دن کے لئے)

غیر معمولی خاص عایت و تخفیف

(بموقعہ عید الاضحی) (السلام مع ...)

حمیدیہ ایجنسی لاہور کی کتب و پسند دیگر کار آمد اشیا کی قیمت اور اخبار وطن لاہور کے چندہ میں

[illegible] کتب متعلقہ خلافت عظمی و دیگر ممالک اسلامیہ کی قیمت میں کسی خاص تقریب پر خاص عایت کر دیجاوے تاکہ ان قیمتی کتابوں کی مطالعہ سے قوم کا بہت زیادہ حصہ مستفید ہو کر زمانہ کی ضروریات [illegible]

[illegible]

حمیدیہ حجاز [illegible]

[illegible] **اس عام** قومی خوشی کا باعث [illegible] **تخفیف** کرتا ہے۔ بلکہ چند دیگر مستند قابل [illegible]

ہندوستان [illegible]

[illegible] **کار آمد مشینوں** کی قیمت میں بھی خاص عایت [illegible]

عایت [illegible] ۲۰-۲۱-۲۲ یا ۲۳ مارچ کو ڈاکخانہ [illegible]

مشین ہا	چوتھائی کی عایت	چوتھائی کی عایت	تھائی کی عایت	[illegible] کی عایت
چند قسم کی مشینوں کی قیمت میں بھی [illegible]	نام کتاب	نام کتاب	حسن و التجلیہ [illegible]	نام کتاب
[illegible]	حمائل شریف مترجم مجلد	سراج المنیر ترجمہ [illegible]	[illegible]	[illegible] سلطان
[illegible]	الاسلام [illegible] لکچر	تفسیر سرسید احمد [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	مجموعہ عقائد کل تیرہ حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	صنعت و حرفت [illegible]	الصلوٰۃ و السلام	[illegible]	[illegible]
[illegible]	کی بے نظیر کتاب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] انگریزی و اردو	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	سرسید کے لیکچروں کا مجموعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	تاریخ ابن خلدون ۴ جلدیں	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	قانونی کتب معہ شرح	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	شرح ضابطہ فوجداری	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	شرح ضابطہ دیوانی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	شرح مجموعہ تعزیرات ہند	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] کل قانونی کتب [illegible]	[illegible]	[illegible]	الاقصے

[illegible] اخبار وطن و حمیدیہ ایجنسی جو شاہ دہلی [illegible] آنی چاہئیں۔

اشتہار - سلک مروارید - کا پہلا نمبر طبع ہو رہا ہے یہ وہ مختصر سا رسالہ ہے جو عورتوں کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ایک نقشے کے طرز پر لکھا ہے یہ رسالہ عمدہ کاغذ کے چھ جزو پر ختم ہوا ہے ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء تک چھپ کر شائع ہو جاویگا قیمت فی جلد ۲ علاوہ محصولڈاک ہے اور چونکہ صرف ۵۰۰ جلد طبع ہوا ہے اس لئے پہلے آئی ہوئی درخواستوں کی تعمیل پہلے کیا جاوے گی ناظرین جلد درخواستیں بھیجیں [illegible] انتظار کرنا پڑے گا۔ تمام درخواستیں شیخ یعقوب علی کے نام آنی چاہئیں۔

پیک طاعون

طاعون

دیدۂ عبرت کشا و قہر قہاری بین

شامت اعمال ما صورت نادر گرفت

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب از بونگ پیٹھ آپکی دوا مین خدا کے فضل و کرم سے بیشک فائدہ ہے مین نے ایک بیمار کی حالت درد سر اور ران مین یہ دوا دی دو شیشی سے فائدہ ہوا میرے پاس اور دوا نہین ایکدرجن بوتل عرق طاعون ارسال فرماوین جو مفید تر دوا تر دوا ہے۔

جناب محمد حیات بادشاہ چندہ پیٹ اسکاٹ میری ہمشیرہ بیماری طاعون سے صحت یاب ہے صرف پاؤن پر ورم باقی ہے اس کا کوئی علاج ارسال کرین۔

جناب ابراہیم بونگ پیٹھ ۲۵ عدد شیشی عرق طاعون ارسال کرین آپکی دوائی بہت فائدہ ہوا۔

جناب عبدالمجید معرفت عبدالقیوم صاحب ہیڈ اکونٹنٹ آفس سٹی میونسپلٹی بنگلور میری گردن پر ایک بار گرہ نمودار ہے اس کے واسطے دوا ارسال فرماؤین

سرکار جلالت آثار نواب آقا محمد خانصاحب بہادر کاظمین علاقہ ہند بدست سید علی منشی نیو ایجنٹ آپکی ایجاد کردہ دوائی طاعون مفید ہے

جناب محی الدین خانصاحب احمد سیٹھ جنرل بہادر میسور آپ کی دوا طاعون اکسیر شفا مجرب ہے چند شیشیان ارسال فرمادین

جناب حکیم محمد یوسف ٹمکوری ریاست میسور مقام سرا۔ آپکی دوائی طاعون کی شہرت یہان بکثرت ہو رہی ہے۔

جناب سید محمد منشی رام باغ گاڑی خانہ کراچی۔ آپکا ایجاد کردہ عرق دو مریضون کو دیا گیا بحکم خدا شفایاب ہوئے امید کہ جناب چند بوتلین اور ارسال فرماوینگے

جناب شیخ رحمان صاحب استاد مدن پورہ بمبئی سفر آبادی آپکی دوا طاعون سے کئی مریض اچھے ہوئے مہربانی کرکے دوا کی تھوڑی شیشیان اور ارسال کرین۔

جناب محمد علی ٹیلر معرفت کپتان سرگین بمبئی کلب بمبئی آپکے عرق سے ۲ آدمی اچھے ہوئے ۳ بوتل اور ارسال کرین۔

یہ برباد کنندہ بنی آدم بعد از مدت ہند مین پھیلا ہے اب تک تجربہ سے یہی بات معلوم ہوئی ہے کہ قبل از ظہور بطور علاج حفظ ماتقدم کچھ چارہ کیا جاوے تو مرض پھیلنے نہیں پاتا۔ چنانچہ اکسیر شفا کی بابت ہند کے ہر حصہ مین جہان یہ ظاہر ہوا تصدیق ہوگئی ہے کہ یہ طاعون کو روکتی ہے مبتلا شدہ مریض کو بچاتی ہے علیحدہ کتاب آٹھ آنے کا ٹکٹ بھیجنے سے مفت ملسکتی ہے قیمت فی شیشی عہ درجن شیشی ہے

شفایاب مریضون کے چند سارٹیفکٹ بطور نمونہ

جناب منشی غلام احمد صاحب کشمیری مکان جناب حکیم مولوی مرزا احمد صاحب ڈاکر سٹریٹ بمبئی دوا اکسیر شفا کی یہ کیفیت ہے کہ چار مریضون مبتلایان طاعون کو وہ دوا دی انمین سے دو مریض جو فوراً مبتلائے طاعون مرض ہوئے تھے یہ دوا دیتے ہی دس منٹ کے بعد ان کا بخار اتر گیا اور عرق تمام بدن پر آگیا اور شدت تشنگی بھی جاتی رہی اور دو مریض جو مدت سے مبتلائے بخار تھے دوا کے پیتے ہی پیاس کی شدت کم ہوگئی اور بخار مین بھی افاقہ ہو گیا مطلب یہ ہے کہ اس بیماری کے مریض کا بخار اترتا نہیں مگر خدا کے فضل سے دوا آپکی تشخیص سے اس دوا کے دینے سے چار شخص کو فائدہ ہوا طبیعت اس دوا سے عجب مسرور ہوتی ہے دل بیمار کے دل سے کدورت دور ہوتی ہے دوا نہ آپکی ہے یا کہ نقش اسم اعظم ہے کہ جس کے دیکھنے سے ہی بلا کافور ہوتی ہے کئی کلائی بتا کے مرض مین تھے مبتلا انسان دیا جسکو وہین اس سے بلایہ دور ہوتی ہے کرے تعریف کس منہ سے دوا کی احمد کمتر مثال تیر اعظم یہ خود مشہور ہوتی ہے

جناب محمد یوسف خانصاحب گلی بمبئی (ترجمہ)

آپکے عرق طاعون نے جادو کا کام کیا اور بمبئی مین بہت سی ہماری جانین بچا این اکثر احباب آپکی تعریف مزید

جناب سیدی عبدالرحمن خلف سیدی حسین قلعدار ازجزیرہ حبشان ضلع علی باغ متصل بمبئی۔ آپ کی ایجاد کردہ مرض طاعون کی دوائی نے واقعی اکسیر کا کام ہے

جناب سیٹھ ایدلجی دوسہ بہاری آف کنٹرکٹر کیماڑی شہر کراچی آپ نے اس مرض طاعون کی دوا ایجاد کی ہے جس سے سینکڑون مریض شفا پا چکے ہین اور پاتے جاتے ہین سو مہربانی فرماکر بدیدن کارڈ ہذا کچھ دوا ارسال کرین

جناب صوبہ دار حسن پنشنر رام باغ گاڑی احاطہ کراچی۔ آپ کا عرق طاعون دو تین مریضون کو دیا گیا بحکم خدا اچھے ہوئے۔

جناب عبدالرزاق شاہ ولد نعمت اللہ شاہ نقشبندی محل ناریل باڑی داؤد حسن شاہ بمبئی۔ عرض یہ ہے کہ آپکی ارسال شدہ دوائی سے بمبئی مین لوگونکو بڑا فائدہ ہوا مین نے بچشم خود دیکھا ہے کہ جس وقت مریضکو دوائی پلائی فوراً ہوش آگیا

جناب منشی قلندر حسین ہوش ار۔ کے۔ اینڈ۔ ایم او۔ کیمپ ہوش کوٹ ضلع بنگلور آپ کے عرق طاعون نے بہت فائدہ ہوا دو شیشی مہربانی فرماکر اور ارسال کرین۔

ہماری خاص ساخت (ہوس میڈ) گھڑیان

گارنٹی بارہ سال قیمت پندرہ روپیہ

اوپن فیس کیس۔ لیور نکل سلور کیس

ریلوے ریگولیٹر گھڑی

قیمت آٹھ روپیہ گارنٹی ۵ سال

اوپن فیس کیس۔ ہاریزنٹل نکل سلور کیس

کلائی پر باندھنے کی گھڑی قیمت

آٹھ روپیہ اصل چاندی گارنٹی چار سال

اوپن فیس کیس سلنڈر مع چمڑہ کلائی

ملنے کا پتہ

کشن چند سدانند کمپنی سوداگران گھڑی وکلاک انارکلی لاہور

زبدۃ الحکماء ڈاکٹر غلام نبی سوہے دروازہ اعوان منزل لاہور